[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ

نسخہ متبرکہ تصنیف شیخ الوقت عارف کامل مانہ محقق یگانہ حضرت جناب پیر دستگیر حضرت غلام محی الدین صاحب

محی

[illegible]

متخلص بہ

دیوان قادری

معہ

مثنوی و ساقی نامہ

[illegible]

حسب خواہش ارادت مندان طریقہ قادریہ عالیہ

مطبع لنڈن طبع
در قیصر چھاپہ گھر

غلام بغیر اجازت کوئی صاحب قصد چھاپنے کا نہ کرے۔ امید منافع پر نقصان نہ اوٹھائے۔ فی جلد

۸۹۱۵ ۱۳۱۸

حسب حال خود

مطلع دیوان عرفان است تحمید خدا ٭ لیک حیرانم کہ وارد گشتہ لا احصی ثنا ٭ ما عرفناک گفت پیغمبر رسیں حیرت نگر ٭ چون کنم در بحر بے پایان مین مضطر شنا ٭ مطلع قصیدہ عقل کیاست و مقطع غزل دانش و فراست حمد جناب باری ہے کہ جسکی تحمید مین زبان صاحبان بلاغت و تقریر پا شیر اہل فصاحت نطق سے عاری ہی اور نتیجہ جوہر عرض فطرت و دانائی اور علت غائی فرہست و رسائی نعت سرور کائنات ہے کہ لولاک لما اظہرۃ الربوبیۃ اوسکا بیان صفات ہی۔ ~~س~~ محمد ہی نبی ممدوح ذات کبریائی کا ٭ کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہے خدائی کا ٭ علیہ افضل الصلواۃ والسلام۔ اما بعد طالب نجات نیاز روش بندہ احمد بخش شائقین معرفت کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ پہلے اس سے ایکبار کتاب فیض انتساب مایہ عرفان الٰہی و مادہ فیضان نامتناہی سراسر شوق و مالا مال ذوق فقرا کو وسیلہ اشتیاق معرفت طلباء کو زاد راہ عاقبت مسمی **دیوان قادری** مصنفہ حضرت عالم علم لدنی و ماہر رموز معانی۔ صاحب عزت و تمکین حضرت مولینا و مرشدنا **خواجہ غلام محی الدین** بر کی جالندھری متخلص بہ **قادری**۔ اس مسکین کے مطبع مین طبع ہوکر فیض بخش طالبان خدا ہوئی تھی۔ تھوڑے دنون مین ہاتھون ہاتھ بک گئی مشتریون کا مجمع پروانون کی طرح چراغ پر ہوتا تہا۔ چونکہ وہ کتاب ایک انار صد بیمار کا نقشہ دکھاتی تہی دانہ دانہ ہوکر بیمارون کے ہاتھہ آئی۔ مصنف علیہ الرحمت کی زندگی ہی مین نایاب ہوگئی۔ چونکہ بعد ازان حضرت نے چند اشعار اور زیادہ فرمائے وہ ابھی تک عالم طالبونکو دستیاب نہین ہوئے اور حضرت موصوف الصدر نے ۸۔ ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ ہجری مین اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی بجاء زیارت طالبونکو حسرت جدائی ہاتھہ آئی یہ بندہ کہ آستان بوس اون جناب کا ہی حسرت دیدار مین مرثیہ خوان درد و فراق ہے۔ ایک قطعہ تاریخ وفات آن جناب صاحب برکات عظیم الشان والاصفات کہ میرے ایک رفیق سید غلام نبی بن سید وارث علیشاہ صاحب متخلص حسینی نے تصنیف کیا ہے جسکو تاریخون کے جمد مین ثبت کرتا ہون کہ طالبان کو یادگار رہے۔ اب ایک رات حضرت موصوف نے خواب مین فرمایا کہ کیون نہین اوس کتاب کو دوبارہ شایع کرتے کہ مشتاقان کو فیض روحی جاری ہو حسب فرمان عالیشان واجب الاذعان کمر ہمت باندہتا ہون اوس فرمان کو مثل فرمان زندگی مانتا ہون کہ ان اولیاء اللہ کا موتون پیشتر نظر ہے امید کہ شائقان خدا اس سے فیض اوٹھائین گے۔ داعی کو دعا خیر سے یاد فرمائینگے۔ واللہ موفق بالصواب والیہ مرجع المآب۔

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا را یا رسول اللہ خدا را	کرم سے کار فرماؤ عطا را
کرو رہ راست کی مجکو ہدایت	یہی ھے مدعا دل کا ہمارا
تیرا دیدار ہے رویت خدا کی	یہی ھے من رآنی مین اشارا
تم بیشک رحمۃ اللعالمین ہو	سبھی پر فیض ہے بیشک تمہارا
ہوئے منسوخ سب ادیان و ملت	بجا جب آپکے دین کا نقارا
تیرا رتبہ ہے لب اعلی سے اعلی	اشارت سے کیا مہ کو دو پارا
مداح ہوں مین جناب آل و اصحاب	جنہوں نے جان و دل سب تم پہ وارا
غلام ہوں مین جناب غوث اعظم	جو نائب خاص ہے تیرا پیارا
مرید نور احمد قادری ہون	میرے سب کار کو جسنے سوارا

چراغ خاندانِ مرتضے ہو — جناب حسنین کے تم جگر پارا
جمال اپنا دکھاؤ گر تو دیکھوں — علی و ہم نبی و ہم خدا را
مئی توحید کی ایسے پلاؤ — مٹے وہم دوئی اور شرک سارا
عیاں دیکھوں نشانیں انشا نکو — اور معنے بیچ صورت آشکارا

ب — عطا کرو ایسا قادری کو — الف
نے حسین کو نہ سوارا

... دستگیر عالم ... ہو مئے تمہارا — میں آپکا ہوں جیرا نظر عطا خدارا
تم بیکسوں کے والی بیکس ہوں میں سوالی — مجھے خوشحالی تجھ در پر آ پکارا
ہر یک کو تکیہ گاہ ہے ملجا ہو اور پناہ ہو — جز ذات پاک تیری کوئی نہیں ہمارا
ازبسکہ نا رسا ہوں جیسا ہوں آپکا ہوں — در پر تیرے لگا ہوں دکھلا رہ ہدارا
محبوب ہو خدا کے منظور مصطفے کے — فرزند مرتضے کے زہرا کے جگر پارا
دیدار آپکا ہے رویت خدا کی ہمکو — دکھلا جمال اپنا پنہان و آشکارا

دنیا و دین کی حاجت باقی رہی نہ کوئی
دریا و گر عطا ہے ... قادری ہمارا

ازشراب شاہ جیلان جرعہ نے پیا — پیتی ہی فوراً وہ ایسا مست اور بیخود ہوا

علم حقیقت علم دگر محض قیل وقال　　العلم نقطة سی یہی ہے بتادیا

انسان کی سے گرانا اللہ ہو بند تو کیا عجب　　موسیٰ کو جب شجر نے انا اللہ سنا دیا

مقبول احمدی ہو وہی حسنی قادری

ہر خاک پائے شاہ نجف سر جھکا دیا

جب عشق ہوا مذہب و اسلام ہمارا　　پھر عقل سے کیا باقی رہا کام ہمارا

خوش آیا مجھے عاشق سرمست کا کہنا　　ہے آپکو گم کرنے مین آرام ہمارا

آئے ہین کسی کام ابھی ہم سوئے کثرت　　وحدت ہی میان اول و انجام ہمارا

ہم بیٹھے ہین مدت سے ترے در پہ ساقی　　می صاف سے لبریز کرو جام ہمارا

ہر چشم مین منظور ہے حسن رخ جانان　　ہر نام سے اولے ہی دلآرام ہمارا

اے قادری کیا غم ہے طفیل شہ جیلان

خوش باش کہ خوش ہوگا سر انجام ہمارا

[illegible] مطرب نے سنایا نغمہ خوش جانفزا　　لا الہ کو پڑھ تو اول بعدہ الا انا

کیون تو پھرتا ہے میان کوہ و بحر و بر عبث　　دل مین اپنے دیکھ الرحمن علی العرش استوا

اپنی ہستی سے گذر کر نیستی کر اختیار　　گر ترے دل مین طلب ہے طیر و معراج سما

مثل مردان نفس کے سر پر تو رکھ اول قدم　　عرش پر ثانی قدم اے سالک راہ ہدا

اب جنون ہی کار فرما ملک دل
[illegible]
سنتے ہی تیری نصیحت ناصحا
ہوی دلمین آتش عشق مشتعل
نغمہ ہا یا بر آتش [illegible]
جو ہوا بدنام و رسوا عشق مین
کب وہ ہے پابند ننگ و نام کا
قادری کیا غم تجہے [illegible]

پھر اور بصیرت سے دیکھو ہر زمان یارو
انوار آئینہ صورت جلوہ معانی کا
قائم باطلہ ہو دور ماسوا عدم سے
حاصل ہو گیا تجکو قرب جان جانی کا
یادوست ہی حبیب شاہ غوث محی الدین
قادری بجا ہر دم کو بیخ دمانی کا

ہرگز کہین نہ صورت اغیار دیکھنا	ہرجا جمال احمد مختار دیکھنا
قطرہ مین بحر قلزم و ذرہ مین آفتاب	ہر ایک نوک خار مین گلزار دیکھنا
ایسا محیط سمجھو کہ موصوف ہر صفات	نہ آپکو جو نقطہ بہ پرکار دیکھنا
ہردم میان قلب کرو فکر کی نظر	گرچاہتے ہو عالم انوار دیکھنا
بے نام و بے نشان ہی اگرچہ ولی ضرور	ہر شان مین اوسکو دیدار دیکھنا

دلدار کی طلب ہے اگر تجکو قادری
لازم تجہے ہے آپکو دلدار دیکھنا

عیسی سے نہو چارہ بیمار محبت کا	کیا سخت بلا یارو آزار محبت کا
کیا کام رہا اوسکو پہر درس کتابون سے	جسنے ہے پڑہا یارو طومار محبت کا
نہ غرض ہی دنیا سے نہ فکر ہی عقبی کا	ہر کار سے بیکاری یہ کار محبت کا
تسبیح و مصلا سے کب اوسکو ہی حاجت	گردن مین پڑا جسکے زنار محبت کا

اے قادری خاموش ہو مت طول کلامی کر
لکہنے مین کب آتا ہے اسرار محبت کا

گر تو طالب ہین پیارے عیش جاودانی کا	ہو بجان و دل سالک راہ عاشقانی کا
یعنے اپنی ہستی سی سر بسر گذر کر تو	کامیاب ہووے تب اپنی زندگانی کا

دیوان قادری اردو

[illegible]

[illegible]

اے یار تیری عشق نے دیوانہ کردیا
دُنیا و دین کے کار سے بیگانہ کردیا

کیا طرفہ فیض ساقی مستون کا عام ہے
پیمانہ خوش پلا دیا مستانہ کردیا

تاثیر کیا نگہ کی کہون اک نگاہ سے
معمورہ میری ہستی کا ویرانہ کردیا

الطاف و مرحمت کا ہوتا ہی کچھ بیان
اک آن بیچ جان کو جانانہ کردیا

دیوانگی مین خوش تہا ولیکن اے قادری
حیرت مین ہون کہ کیون مجھے فرزانہ کردیا

نہ کچھہ ظہور و بطون ہمنے درمیان دیکھا
کہ بجز ہستی مطلق فقط روان دیکھا

کہان ہے روح و مثال اور کہان ہی عالم جسم
وجود واحد ہی ہر شا مین عیان دیکھا

اٹھا کے قید تعین بدیدۂ تحقیق
ہر ایک قطرہ مین دریای بیکران دیکھا

کہین ہو صوفی صافی وہی ہی رقص کنان
کہین اوسکو ہی قوال غزلخوان دیکھا

کہین بصورت معشوق ناز کرتا ہے
اوسیکو عاشق سرباز جانفشان دیکھا

کہین وہ پہری پہرے خرقۂ گدائی کا
کہین وہ تخت اوپر شاہ کامران دیکھا

نہ دیکھا قادری ہمنے سوائے نور احمد
اوسیکو دیکھا عیان مین وہی نہان دیکھا

عشق میرے بے سروسامانی ہی سامان اپنا
ہستی ملت و دین بیخودی ایمان اپنا

ای قادری تیرا ہے پیر نور احمد شاہ
بیان نہ ہو سکی کچہ اوسکی فیض و رحمت کا

جب سے پیا ہی جام حقیقی شراب کا
بھولا ہے تب سی سبق خرد کی کتاب کا

نہ کفر سے غرض ہے نہ پابند دین ہی
کیا طرفہ تر ہے مذہب رند خراب کا

کانون مین جسکے شور ہی انہد کی ناد کا
محتاج کب ہی نغمۂ چنگ و رباب کا

منشاء قرب وصل کا ترک وجود ہے
وہم خودی ہے موجب بُعد و حجاب کا

توحید حق ہے مایۂ آرام دوجہان
اثبات غیر شرک ہی باعث عذاب کا

بے پردہ ہر شا مین ظاہر ہی بے نشان
مت فکر کر تو دل مین اوٹھانے نقاب کا

خوف و خطر سی کام نہین اوسکو قادری
جو ہی مرید حضرت عالی جناب کا

روش عجب طرز کا راہ اہل صفا کا دیکہا
آنکو سمجہہ عدم نور بقا کا دیکہا

منکشف جسکو ہوا نکتہ وحدت یارو
ہو نہ پابند وہ سے ما و شما کا دیکہا

بتکدہ بیچ عیان جسکا ہی جلوہ واللہ
اوسکو ہی خانہ خدا خانہ خدا کا دیکہا

غیر اور عین کا کیا ذکر ہی یکتائی مین
وہم مین فرق عبث عین وسوا کا دیکہا

قادری جو کہ رضا مندی حق ہین

پیالہ شراب بیخودی جسکو کرے ساقی عطا

دلکو جب غیر سے صفا دیکھا — آپ کو اپنا دلربا دیکھا
پی لیا جام بادۂ وحدت — خویش و بیگانہ آشنا دیکھا
جسنے جانا و ہو معکم کو — آپ کو حق سے کب جدا دیکھا
کل شئی ہالک کو جب سمجہا — نہ کوئی غیر و ماسوا دیکھا
کرکے بازار گرم کثرت کا — آپ کو آپ مین چہپا دیکھا
غیر کا اسم گرچہ ہے مشہور — نہ نشان اوسکا نہ پتا دیکھا

جب سی دیکھا ہے نور احمد کو
قادری کیا کہون جو کیا دیکھا

اسم و صفت سی جو ہے منزہ وہی علیم لطیر و سمیعا — وہی قدیم و وجوب پذیر وہی حدو ہے اور خلقیا
احد صمد ذات الہی ہے بمثیل نہین ضد اوسکی — غور سی دیکہو کہان ہی کیا ہے عالم علوی اور سفلیا
پڑہ کر کلمہ پاک نبی کا وحدت کا پی بہر پیالہ — بالکل صاف اوٹھادی پیارے دلسی شرک جلی و خفیا
عشق نے ہو کر آپ ہی ساقی اللہ ہی جانے کیا ہمکو پلایا — ایسا ہوا ہون مست و دیوانہ کچہ نہین مجہکو جیا

قادری اب ہی نازمناسب غوث الاعظم پیر ہمارے
نائب خاص جناب محمد وارث علم جناب علیا

شب مطرب نے تاریجائی تنم تنم دِرتنا درنا
نیا طنبور نئی گت باجی سرندی کا نیا لہرا سا چھے
نئی نئی سُر طاوس کے سُر سے نئی گت سے منڈا مرہٹے
باجے نیا سرود شہانہ بین سنا و تانن ترانہ

ٹی ٹی لی لی ٹن ٹنائی تنم تنم تنا درتنا درنا
ڈھولک کی نئی ڈھم ڈھمائے تنم تنم تنا درتنا درنا
مردھم کی نئی چھن چہنائی تنم تنم تنا درتنا درنا
کیا کبھی چنگ کی چنگیائی تنم تنم تنا درتنا درنا

نور احمد شاہ مرشد کامل قادری گھوا گھایل پل
کب تحریر ہو او سکے بڑائی تنم تنم تنا درتنا درنا

غم عشق چھپانا پڑا دلمیں ہر چند میں اسکو چھپا ہی رہا
نشہ عشقکی نظر کیا ہمنے ہستی کی دو نکی متاع ساری
گویا آگ ہی تھی وہ مئے صافی صبح جام جو ہمکو دیا ساقی
تیرے عشقمیں جبکہ صنم ہمنے دل و جان اپنا قربان کیا

نہ تو سینہ میں آہ ہوئی بند ہمیشہ تو کشتک کا سیل بہا ہی رہا
امید عطا تھی مجھے لیکن ابتک وہی جور و جفا ہی رہا
ہوا جل کے یار کو کہ جسم میرا اور سینہ میں دلکو جلا ہی رہا
اب زندگی کا کچھ فکر نہیں اندیشہ موت جکا ہی رہا

تیرے لطف کا بیان نہو ہمسے اے مرشد کامل نور احمد
تیرے قدمونکی خاک پہ سجدہ کے لئے اے قادری سر کو جھکا ہی رہا

ای ساقی محفل اہل صفا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
ای مطرب محفل یکرنگی ازرہ کرم باساز نوا
ونفخت فیہ من روحی ہی حکم خدا کر غور سہی

مئے صاف کا بھر کے پیالہ پلا آ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
اب نغمہ سنا ہو معظم کا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
پھر آدم کون ہی کیا ہی بتا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

دیوان قادری اردو

پیالہ از مئی وحدت پلایا جسکو ساقی نے	وہ کب ہوتا ہے قایل کلمہ ما و شمائی کا
ہوئی ہین جسکو معنی نحن و اقرب منکشف یارو	نہین ہی ایک ذرہ غم اوسے بعد و جدائی کا
خودی سی درگذر گر آشنائی حق سی چاہتا ہے	کہ زاد راہ یہی کافی ہے راہ آشنائی کا
نہین ارض و سما اندر سمائی جسکے ہی دلمین	کہین کیا وصف ہم انکی دلکی سمائی کا
ندیکھا عالم ملکوت کو قابل خلافت کے	دیا انسان کو خلعت خلافت کی بڑائی کا

خیال غیر سے ہے صاف دل اہل رہ حق کا
مین ہو رازی قادری مشتاق ہر دم آشنائی کا

مئی وحدت سے ہی جسکو مستی و سرشار ہو پیدا	بہر مظہر جمال احمد مختار ہو پیدا
وہ ہو معکم کو گر سمجھین عیان رمز معیت ہو	ہر شے الانسان سری کو کہ سرکار ہو پیدا
تفکر کی نظر دلمین پیارے گر کرے ہر دم	توقع ہے یہانسے مخزن اسرار ہو پیدا
اگر طالع ہوئی خورشید وحدت مطلع دلسی	مٹے کثرت کی ظلمت عالم انوار ہو پیدا
بقدر تار موئی گر تیری ہستی رہی باقی	پھر اوس اک تار سی صد رشتہ زنار ہو پیدا
میسر ہو تجھی تب دولت ایمان حقیقی کی	انا الحق کا تیرے دلسی اگر اقرار ہو پیدا

مرید شاہ جیلانی جو ہوئے قادری اوسپر
عنایت بے نہایت حیدر کرار ہو پیدا

نوراحمد قادری عاقبت باب

دی شرح آن کی مطرب نے ان سخن یہ بات

تب یہ ہو ذات سے ہیں تو کہان صفات

انسان کی صفات ہیں مظہر صفات حق

اور فعل ذات حق کا ہے ان کی یہہ ذات

اجزا وجود کے ہیں جو ظاہر ہے کون مین

کل کے سوا وجود کہان ہر جزو بات

ہے آپ ہی الحقیقت سیاہ سفید و نام ہین

معنی و جامہ و جلد و جان اور ذات

ہر شان مین حقیقت واحد ہے جلوہ گر

ای قادری عدم مین یہ اعیان ممکنات

عاشق ہے جو جناب خداوند پاک ذات

نعمائے دو جہان سے نہین اوسکو التفات

جسکی نگہ مین ہستی واحد ہی جا بجا

عالم کا عین ہین اوسکی نظر مین یہ مظہرات

دیوان قادری اردو

جمال شاہد وحدت کا کوئی حجاب نہین	اگر حجاب ہے پیاری تیری خودی ہی حجاب
در اصل کار ہو مشغول چھوڑ کر سب کار	جو گزرا جاتا ہی خوش وقت قادری دریاب
ہو وقت دل پہ چمکتا ہی وحدت کا آفتاب	کثرت کے سب نقوش مٹین ہیچو نقش آب
گر بہرہ معرفت سے ہو حاصل تجھے میان	تب اپنی زندگانی سے ہووے تو کامیاب
ہستی تیری حجاب ہے ورنہ وہ بی نشان	ہر طور و ہر نشان مین ظاہر ہے بے حجاب
اول مین گر لذیذ نہین لذات دنیوی	آخر نتیجہ اسکا میان دائمی عذاب

ردیف	گو قادری خراب ہے پر دل کے ہاتھ سے دامن تمہارا پکڑا ہے یا شاہ بوتراب	بے

دیکھو ہر ذرہ مین ظاہر آفتاب	آفتاب ہے آفتاب ہے آفتاب
دیدہ تحقیق سے گر دیکھو تم	عین دریا ہے یہ امواج و حباب
گر تو توڑے اپنی ہستی کا طلسم	گنج وہ پاوے نہو جسکا حساب
خیبر ہستی کو توڑے بیگمان	ہے غلام از دل جو شاہ بوتراب
آپکو گر تو پہچانے غور سے	تب تو ہووے شاہ عالم فتحیاب
عالم افراد آیات و حروف	لیک تیری ذات ہے ام الکتاب

کیا کہون ہے پیر میرا ذو العلا	

مرغ دل ہی طائر گلزار وحدت قافلا | دام کثرت مین تو کیون اسکو پھنساتا ہی عبث
بیگمان ہین طالب و مطلوب عین یکدگر | اسپ ہمت کو طلب اندر دوڑاتا ہی عبث

جبکہ محویت مین ہی آرام کلی قادری
فکر نظم اندر تو کیون دلکو جلاتا ہی عبث

ردیف جیم

جان پروری ہی کر رہی باد بہار آج | چھائی ہین ابر برس رہی ہی پھوار آج
تخت چمن پہ لایا ہے تشریف شاہ گل | خدمت مین دست بستہ ہی بلبل ہزار آج
ہر رنگ کے ہین پھول عجب رونق ہی باغ مین | کس دھوم دھام سے ہی روان آبشار آج
مصروف عیش ہین سبھی اب وقت عیش ہے | کرتے ہین سیر باغ بہم ملکے یار آج

مدت سے آستانہ پہ رہتا ہی قادری
ساقی اوسے پلا دے مئی خوشگوار آج

ردیف چے

جلوہ ہی اوسکا ہر گل و سرو و سمن کے بیچ | مرغ چمن ہو شور کرے ہر چمن کے بیچ
اوسکی ہی رنگت لعل بدخشان کو رنگ ہی | خوشبو ہی اوسکی مشک خطا و ختن کے بیچ
ہر چشم مست ناز مین ہی عشوہ گر وہے | گویا او نکتہ سنج ہی ہر ہر دہن کے بیچ
کیا کیا وہ ناز کرتا ہے در شکل دلبران | عاشق ہو جل رہا ہی برہ کی اگن کے بیچ

یہ وقت بس عزیز ہی ناحق اے قادری

یہ نکتہ کہتا ہے صاحب قلندر آزاد
کہ ترک حفظ مراتب ہے کفر اور الحاد
اور حفظ مراتب ہے قادری لازم
چنانچہ ایک سیاہی حروف میں اعداد
ولیکن علم جدا ہے ہر ایک مرتبہ میں
ہر ایک مرتبہ میں تابع ہے علم احکام
اگرچہ ایک حقیقت ہے یکسان تمام
جدا نہ آپ کو گرچہ ہو گروہ جداو
سلوک کرنا با رام دل مناسب ہے

جنون عشق کے قلزم کا جوش ہے یا عیان حقیقت وحدہ ہو ہر مرتبہ میں	جو خیرہ سر ہووے خود آپہ عقل کا ملاح نہ سوجھے عالم ارواح نہ صورت اشباح

ردیف	اس میں و قال سے اے قادری زبان درکش یہ سر عشق ہے مت کر تو اسقدر ایضاح	ح

ساقی پلادے جام مئی خوشگوار سرخ	تا میری چشم کو کرے اوسکا خمار سرخ
شش طرف جو نظر کروں آنکھہ کھول کر	آوے جہان نظر مجھے جون لالہ زار سرخ
سب آسمان سارے کواکب تمام برج	ہم باد و آب و آتش و خاک ہر چہار سرخ
حیوان و جن و کان و نباتات سربسر	دریا و دشت و بیشہ و ہر کوہ غار سرخ
جسوقت سیر باغ کروں دیکھوں تب عیان	گلزار سرخ سبزہ و ہم آبشار سرخ
محفل میں جا کے دیکھو تو مطرب ہو سرخ پوش	طنبورہ سرخ چنگ کی ہر تار تار سرخ

ردیف	یا ور ہو بخت گر میرا تو کچھہ عجب نہیں ای قادری جو دیکھوں میں ایسی بہار سرخ	دال

مدام ساقی تیرا میکدہ رہے آباد	یہ بخش پیالہ مجھے بند غم سے کر آزاد
جو عیش و عشرت امروزہ چاہیئے امروز	چراکہ عالم دنیا ہے سخت بے بنیاد
رضائے حق یہ ہے لا می جو چھوڑ خواہش نفس	وہی رہیگا ہمارے مدام خوشدل و شاد

کیا و ترک مرادات میں ہے عین مراد
کرے ہے فکر پراگندہ رات دن دلکو
جو دو جہان میں ہوے فارغ وہی ہے خوش و شاد
تلاش رزق عبث ہے نہیں بجز سنگ میں
جو رزق میں نہ کمی ہوئی ہے نہ کچھ ازدیاد
ہوتا ہے کبھی معروف کار عشق میں

دیوان قادری اردو

[illegible]

باعث بقا عطا ہی جفا موجب عدم
عاشق کو نیستی سی ہونا رہا لذیذ

پہونچی ہی جسکو طرۂ جانان سی بوئی خوش
کب اسکو نافۂ ختنی و مشک خطا لذیذ

زاہد کو شوق جنت و حور و قصور کا
عشاق کو ہے رویت نور خدا لذیذ

ردیف ذ و ر

ای قادری حجاب ہی ہر آرزوی نفس
ہر آرزو کی ترک مین ہی مدعا لذیذ

موسم گل کی چمن مین جبکہ آتی ہی بہار
حسن بیرنگی کا رنگ مین خوش دکہاتی ہی بہار

نغمہ سنجی کرتی ہی بلبل چمن مین جب اوسے
جام گل مین شوق کی مئی بہر پلاتی ہی بہار

سرو کو دیکہو پہنایا خلعت آزادگی
بندگی کا طوق قمری کو پہناتی ہی بہار

ظاہرا مرغ چمن کا ہی چمن مین شور و غل
لیک در معنی یہ سب ہو مین محانی ہی بہار

با فراغ دل سوئی تہی ہم تو در خواب عدم
کیون بہلا ایسی سوئی کو پہر جگاتی ہی بہار

ساقیا جلدی پلادی جام مئی لبریز کر
بانگ نوشا نوش ہر سو سی سناتی ہی بہار

شعر کہنی کا نہین اب قادری کو کچہہ خیال
کیا کرے بی اختیار اب یہ لکہاتی ہے بہار

پہولے ہین گل اور بلبلین آئی ہین ہزار
اور قمریون کی سرو پر کوکو کی ہی پکار

ہر اک نہال سبز ہے شاداب ہی چمن
فوارہ چل رہے ہین اور جاری ہی آبشار

دیوانہ وار اے بے خبر مست طور تو اندر کچھ دیر
اغیار سے دل پاک کر اللہ بس باقی ہوس
اے قادری لازم ہے اب کر چھوڑ کچھ حق کی طلب
ملک خودی سے کر سفر اللہ بس باقی ہوس
کر ادا ہو وی زبان سی عشق کا شکر و سپاس
کیونکہ ہی احسان اسکا فارغ از مکان قیاس
یک توقع ہی کیا ہے در جہان نہ بے نیاز
خواہش نہ مطلب ہے نہین ہم نہ غم فن التماس
نہ کوئی اندیشہ ہے دلین پاک ہے ہر فکر سے
نہ کوئی خطرہ ہے باقی اور نہین خوف و ہراس
خوار ہے جو ڈر سے کار جہان بازان نہ ہو
کیونکہ ہے انسان کو لازم علم و عرفان و شناس
گو ہم مقصود حاصل ہو تو تب ہی قادری
جب بائل سوئے حق ہو بروح و دل اور جان
تو بہار ہے یہ بہار لالہ زار چمن ہی سبز پوش

پابند مت ہو تشبیہ و تنزیہ صرف کا ہستی کے رو سے صورت و معنی مین فرق کو	خیر الامور اوسطہا کر تو اختیار لیکن مغایرت ہی نقین کی اعتبار

بیکار کار ہر دو جہان سی ہو **قادری**
گر چاہتا ہے عشرت و آرام اور قرار

چیند کیا ہو رہا ہے ہو شہباز	فرش سی سوئے عرش کر پرواز
گر پہچانے تو آپ کو واللہ	بر زمین و زمان کرے تو ناز
عشق مین بازی بائے گر چاہے	اپنی ہستی کو سر بسر در باز
دیدۂ فکر سے اگر دیکھے	ہے حقیقت کا عین جملہ مجاز
آپ ہی عشق و عاشق و معشوق	خود بخود کر رہا ہے ناز و نیاز
کہین لیلے ہوا کہین مجنون	کہین محمود اور کہین ہے ایاز

ردیف	**قادری** درگذر طوالت سے ختم کر گرچہ ہے یہ قصہ دراز	س و ش

ہوئی یہ صدا وقت سحر اللہ بس باقی ہوس	ہر دم زبان دل سی پڑھ اللہ بس باقی ہوس
حرص و ہوا سے پاک ہو رہ غمین چالاک ہو	دنیا و عقبی سی گذر اللہ بس باقی ہوس
خطرات سارے دور کر دل اپنے کو پر نور کر	تب نور حق ہو جلوہ گر اللہ بس باقی ہوس

دیوان قادری اردو

[illegible]

غزل

منزل دراز و دور ہے زاہد کا پا ہے لنگ	عاشق کا کیا کہوں کہ وہ ہے شہسوار خوش

ردیف

ای قادری جو راضی ہے حق کی رضا او پر
کیا ہے غم او سکو رہتا ہے لیل و نہار خوش

ش وص

بندہ اغراض سے جو دل ہو خلاص	اوسکی حسب خاص ہو جو زمرۂ خاص
وحدت حق میں شک نہیں مطلق	شاہد اسکا ہے سورۂ اخلاص
قلزم وحدت ہے یہہ دل پیارے	دُر نکال اس سے ہر دم ہو غواص
وہم ہستی کے غش کو صاف جلا	زر خالص ہو دور کر یہہ رصاص

گر رضائے خدا کا ہے طالب
قادری کر ہر ایک سے اخلاص

اگر ہے عرش و گر فرش آسمان یا ارض	اگر یہہ روح و سایہ ہیں یا کہ جوہر و عرض
جو ہیں سہ گانہ موالید یا چہار عنصر	او ر طور ہر سہ کہیں جنکو طول و عمق اور عرض
تمام مظہر ہیں ظاہر ہے ہستی واحد	یہہ کلمہ حق ہے نہیں اسمین کوی شائبۂ غرض
یہہ وہم مرض ہے بد و دوا ہے اسکی یقین	یقین کامل ہو جسوقت تب ہو دور یہہ مرض

عبادت اللہ کی ہے فرض قادری شب پہر
نگذری آپ سے جبتک ادا نہو یہہ فرض

دیوان قادری اردو

متاع جو کسی کی میری بھی ہوگئی برباد
اب بالکل صاف ہوا بینوا خدا حافظ

ای قادری ہے امیدوار جناب محی الدین
کہ میرے حق میں کرینگے دعا خدا حافظ

ای قادری ہے رہ عشق راہ عشق ... فاعظ متاع

فرش

لازم ہی قادری جو کری مثل عاشقان
ساری متاع ہستی کی نذر فدای عشق

خوش ہی بلبل بسیر گلشن و باغ	جُغد کو ہے پسند گوشۂ راغ
طوطیین چاہتے ہین شکر و قند	طرف مُردار کے ہی رغبت زاغ
زُہد و فاقہ مین خوش رہی زاہد	رندہے شایق شراب و ایاغ
لیک صوفی نہین کہین پابند	اوسکو حاصل ہی ہر طرح سی فراغ

ردیف	قادری تب ہو دور ظلمت و وہم جب ہو روشن یقین کا دلمین چراغ	ف و ق

کہتا تھا و شیب عاشقی با بانگ چنگ و رود و دف	ڈھونڈی عبث کیون بحر مین گوہر لو دنیا ہو
یہ نقد عمر ہی خوب خوش کر صرف اندر راہ حق	اب لہو بازی مین عبث ہرگز نکر اسکو تلف
پیدا کیا عالم سبھی انسان کی خدمت لئی	انسان کو عرفان لئی واہ شان و داہ عز و شرف
گر آدمی زادہ ہی تو کر آدمیت اختیار	خلف الرشید ہوویگا تب ورنہ رہیگا ناخلف
مایل نہو سوئی خواب خور روشن چراغ عقل کر	حیوان نہو حیوان کی ہر دم نظر سوی علف
ہر قول مین ہر فعل مین پیرو ہوا اہل دین کا	راہ راست ہی بیشک وہی جس راہ چلی اہل سلف

	اے قادری خوشدل ہو اب کیا خوف ہی و الی ہو نایب محمد مصطفےٰ حضرت علیؑ شاہ نجف	

خوشتر ہے عاشقون لئی جور و جفای عشق	نعمای دو جہان سی بہتر بلای عشق

دیوان قادری اردو

ردیف گاف - لام

ای غوث اعظم ذو العلا ہی قادری تیرا گدا
ہر وقت تم کرتے مدد ہر دم تمہاری ہی کمک

سختی سی راہ عشق کے ہرگز نہو تو تنگ — یہ عشق اسکا کار ہے کہ صلح گاہ جنگ
یہ وقت بس عزیز ہی مت اسکو ضائع کر — مشغول اصل کار ہو ہرگز نکر درنگ
مطلوب عاجزی ہی یہاں چھوڑ کر غرور — کر اختیار عجز کو مت ہو تو شوخ و شنگ
یہ وہم فرق کرتا ہے بیرنگ و رنگ مین — گر دیکھیں نظر فکر سی بیرنگ ہی عین رنگ

ای قادری اب آگے نہین جای دم زدن
خاموش ہو کہ ہو گئی اب عقل و ہوش دنگ

عارف حق حق نما ہین حضرت عبد الرسول — رہبر رہ مصطفے ہین حضرت عبد الرسول
عالم علم علی نایب شہ جیلان کی ہین — آفتاب وجہ ہدا ہین حضرت عبد الرسول
خاص خادم ہین جناب شہ غلام غوث کی — عارفون کی پیشوا ہین حضرت عبد الرسول
صاحب شرع و طریقت در حقیقت رہنما — معرفت مین بیبہا ہین حضرت عبد الرسول
مظہر کامل ہین جامع واجب و امکان کے — باطن حضرت علی ہین حضرت عبد الرسول
معدن انوار ہین اور مخزن اسرار ہین — کیا کہون ستر خدا ہین حضرت عبد الرسول
قادری مدح و ثنا کا کب تجھی امکان ہی — برتر از مدح و ثنا ہین حضرت عبد الرسول

خوف کیا ہی جبکہ دانا شاہ کی پروانہ کو ہم
قادری فرمان حضرت ہی مریدی لا تخف
عشق کی آتش مین یارو ہاے جلتی ہین ہم
عالم ملکوت کو سیرا کیا طاعت سے دل
وقت آرے ہے آتی ہین از خودی بیگانہ ہم
نشۂ وحدت کا ہوا ہے ہم پہ غالب اسقدر
ہم تو ہین خاص محبت اللہ ابن فاطمہ
حضرت وکمین ہی دیکھا جب گلشن روی یار

اندر طلب یار کئی بار گئے ہم
ہم آپ ہی تھے جبکے طلبگار گئے ہم
آسان ہی حاصل ہوئی تب عشق کی بازی
جب اپنی متاع ہستی کی سب ہار گئے ہم
سرمست اور سرشار ہوئی ایک نظر سے
جب ساقی سرمست کے دربار گئے ہم
شیشہ دل ہوا محفل عشاق مین جو ہم

دیوان قادری اردو

ہے وجوب امکان مین عیان ہستی واحد
گر اسمین تجہے شک ہی تو شک دور ہو جاے
ہیچ مانتا ہی اسکو جو ہے نیک شمائل
گر دیکھی یقین ہے تو بزرگون کی رسائل

ہر ایک پہ ہی فیض تیرا اے شہ جیلان
اب **قادری** ہی آپکے دروازہ پہ سائل

فیض عام آپکا ہی ای شہ غوث الاعظم
آپکے در کا گدا ہون نظری فیض و کرم
آپکی دوش اوپر ہی قدم شاہ رسل
اس سبب سارے ولی آپکے ہین زیر قدم
قطب الاقطاب ہو اور غوث ہو ثقلین کے تم
مین غلام آپکا پابند ہون در بند الم
آپکی ذات مین ہی سر خدا کا ظاہر
آپکو خاص نیابت ہی رسول اکرم
تم ہو خورشید ہدایت کے فلک پر بیشک
مضطرب ہی سرو ساما ہون گم کردہ رہ ہم
استقامت بره راست عطا کر مجھکو
التجا میری یہی ہی یہی مانگون ہر دم
میرے دلکو نظر پاک عطا کر ایسی
دیکھے تشبیہ اور تنزیہ کو یک جا باہم
خاص مے اپنی سے گر جرعہ عطا فرماؤ
وہم ہستی کا مٹی اور نہ رہے خوف عدم

قادری کب تجہے امکان جو کرے مدح و ثنا
ہی زبان بیان سے گنگ عاجز ہی لکھنے سے قلم

ہر دم کرتے ہین سجدہ پیر میخانہ کو ہم
بیٹھے ہین مے شوق سے بھر دلکی پیمانہ کو ہم

صفین سی ہو فارغ [illegible] بیچارے
[illegible] اپنی خودی سے
[illegible] دلدار سے
[illegible] رہ مین
[illegible] زنار سے
[illegible] حضرت علی و آل نبی
قادری فرمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
جب

میم و نون	جب نظر تفکر سے کئی حضرت دلمین ای قادری تب محرم اسرار ہوئے ہم	ردیف

کیا کہین تجھکو ہم جو کیا ہین ہم	سر حق نور مصطفے ہین ہم
عالم امر و خلق سے برتر	باطن حضرت عما ہین ہم
گرچہ ظاہر مین ہین گدا صورت	لیک باطن مین بادشاہ ہین ہم
نہ خلائی ہین ہم نہ دھریہ	حق پرستون کے آشنا ہین ہم
حسن اپنے کی ہم ہین خود عاشق	آپ ہی اپنے دلربا ہین ہم
صنع حق کا ہے عالم آئینہ	صاف آئینہ حق نما ہین ہم

قادری فیض نور احمد سے
شاہ جیلان کے گدا ہین ہم

ہو الاول ہو الآخر کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم	ہو الباطن ہو الظاہر کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم
وہی ہی وحدت و کثرت وہی ہی صورت و معنی	وہی بصیر وہی باہر کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم
نفخت فیہ من روحی دیکھو دم کی شان اندر	ہو القرآن مین صاد کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم
وہی دانا وہی بینا وہی گویا وہی شنوا	وہی ہی حی و ہم قادر کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم
وہی ہی علم مین اعیان وہی عین مین کون	وہی پیدا وہی ساتر کہین ہم کیا جو کیا ہین ہم

جو کہ موجود ہے ہرگز نہیں ہے غیر وجود
گر عدم کو تم عدم سمجھو تو دشوار نہیں
متفق اس پر ہیں سب عزت سے ازلی معدوم
جعرف دیکھو جز ذوت و دیوار نہیں
ثم وجہ اللہ ہے امر اللہ کا قرآن اندر
ارتفاع غیر کا مجھ کرنا تو درکار نہیں
جلوہ یار عیاں ہے کہیں اغیار نہیں
قادری دیکھو
ذات حق واحد و یکتا ہے نہیں ضد اسکی

نکتہ نادر ہے وسائے عوام
کلمۃ الحق ہے جو ہے اسرار نہیں
اس سے کچھ بحث نہیں انکار کرے وہ جاہل
آپ فکرت سے کرو گلشن دل کو سرسبز
ایسی گلشن میں کوئی گلشن تو گلزار نہیں
قادری طول کلامی سے نہیں کچھ حاصل

دیوان قادری اردو

جز ذات پاک آپکے میرا نہیں کوئی	دل سے غلام آپکی سرکار کا ہوں میں

ردیف	ہر وقت کہہ رہا ہے یہی دل سے قادری یا غوث الاعظم آپکے دامن لگا ہوں میں	نون

مسجود میری کا تو نہیں ہے حسد اتو اور نہیں پیا اور نہیں	پیا اپنا ہی آپ بیں پاتو اور نہیں پیا اور نہیں
ہو معکم میں گر غور کریں بیشک یہی ثابت ہوتا ہے	وفی انفسکم میں ہی آیا تو اور نہیں پیا اور نہیں
انا من نور اللہ قول نبی گر فکر کی نظر کریں عزیز	پھر غیر کہاں اور کون سوا تو اور نہیں پیا اور نہیں
ای مطرب محفل یکتائی سنر فقر دانش و دانائی	یہی تار بجا یہی نکتہ سنا تو اور نہیں پیا اور نہیں
یہ طلب تیری ہے نادانی تو آپ ہی اپنا ہے جانی	دیوانہ ہوا بان کہا تو اور نہیں پیا اور نہیں
جب غیر نہیں پھر کیسی نفی کیوں آتش وہم میں جلتا ہے	بیفائدہ آپکو یا نہہ جلا تو اور نہیں پیا اور نہیں

	ای قادری جو کوئی شایق ہے سد عشقمیں کامل فایق ہے وردا سکا یہی ہے صبح و مسا تو اور نہیں پیا اور نہیں	

کل شئی ہالک قران میں پڑھا ہے کہ نہیں	محض نابود و عدم غیر و سوا ہے کہ نہیں
من و تو سے جسے کہتے ہیں منزہ پیارے	غور سے دیکھ وہی ماو شما ہے کہ نہیں
حق کا جب امر ہو الظاہر و الباطن ہے	سمجھنا آپکو موجود خطا ہے کہ نہیں
اپنی ہستی سے گذر جسنے کری ای پیارے	گر انا الحق کہے پھر اوسکو روا ہے کہ نہیں

[illegible]

جلوۂ حسن عیان سب ہی عیان ہر ہر سو	اہلِ بینش ہی کہان صاحبِ ابصار کہان
زاہد ہی زہد مین خوش عابد عبادت اندر	عاشقِ سوختہ جان فارغ و بیکار کہان
حضرتِ انسان کو کہتے ہین کہ سترِ خدا	اسمین کچہ شبہ نہین محرمِ اسرار کہان
کہتے ہین ہم کو ایثار کرو بر سرِ یار	میری ہستی کے متاعِ لائقِ ایثار کہان
سیر زاہد کا کہان طیرِ کہان عارف کا	نشۂ لنگ کہان ہُد ہُدِ طیار کہان

ردیف	قادری فیض ہے عام آپکا سب عالم پر غوثِ اعظم شہِ جیلان سا دربار کہان	ن و و

عشق نے دلکو ستایا کیا کرون کس سے کہون	مست و دیوانہ بنایا کیا کرون کس سے کہون
مئے نہ تھی پیالہ مین ساقی آتشِ جان سوز تھی	پیتے ہی تحلیہ جلایا کیا کرون کس سے کہون
نہ رہا کچہ شرِ ہستی اور نہ علمِ نیستی	مطربا کیا خوش سنایا کیا کرون کس سے کہون
طائرِ گلزارِ وحدت دل تھا لیکن عشق نے	دامِ کثرت مین پھنسایا کیا کرون کس سے کہون
رنگ مین بیرنگ ظاہر تہا نہین بے نشان	قطرہ مین قلزم سمایا کیا کرون کس سے کہون
آپ انا احمد کہا ہے آپ ہی پھر آپکو	عبدہٗ کہہ کر چھپایا کیا کرون کس سے کہون

جبکہ بابا پیرِ کامل نور احمد قادری
کیا کہون بابا سو پایا کیا کرون کس سی کہون

[illegible]

ہو الموجود والواجد عدم ہے ماسوا یارو
ہو المشہود والشاہد عدم ہے ماسوا یارو
وہی معبود ہی باطن میں ہمین شک نہین ہرگز
وہی ظاہر میں ہے عابد عدم ہے ماسوا یارو
اے دلم قصد عرفان کا بہ نیت دلبن بہم رکھنی
ہو المقصود والقاصد عدم ہے ماسوا یارو
ہمہ جو ہے عرش ہے نادر شک یا مادر ایسی
ہمہ بے ہمہ ہی ہے واحد عدم ہے ماسوا یارو
وہی محمود ہے اے قادری در حضرت واجب
وہی ہے سجدہ کون میں حامد عدم ہے ماسوا یارو

صاحبِ تحقیق جو ہین سمجھی ہین یہ بیان	ہستی واحد کا مظہر واجب امکان کو

ردیف و

ظاہر و باطن مین ہم ہی نور احمد قادری
دل کے ہاتھون بیچ پکڑ آ تیرے دامان کو

شتاب ساقی ز آتشین می پیالہ بہر کر پلا دی ہمکو	حجاب میرا ہی ہستی میری کرم سی جلدی جلا دے ہمکو
ہم آئی وحدت سی سوئے کثرت تیری درس کیلئے پیارے	اٹھا کے گھونگھٹ بہر مظاہر جمال پیارا دکھا دی ہمکو
ہماری آنکھین کراہی روشن جو دیکھو ہر طرف تجکو	ہر ایک منہ سی ہو ر زبانسی پیارے کلام اپنی سنا دی ہمکو
بوقت صبح بصد تضرع سوال ہمسی کیلیہ دل اپنی	عبث ہے دوری کا وہم باطل ہو معکم پڑہا دی ہمکو

نہین ہے موجود غیر اللہ مبین اسکا ہے قل ہو اللہ
بشکل عالم ہے کون پیدا اے قادری یہ بتا دے ہمکو

ای دل تو راہِ عشق مین مردانہ ہو مردانہ ہو	قربان کر اپنی جان کو جانانہ ہو جانانہ ہو
تو حضرتِ انسان ہے لازم تجھے عرفان ہی	ہرگز نہ تو حیوان سا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
ہر غم سے تو آزاد ہو خورسند ہو اور شاد ہو	ہر دو جہان کے فکر سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو
کر ترک زہد اب زہد المجلس نشین رند انکا ہو	دیوانگی سے درگذر فرزانہ ہو فرزانہ ہو

من و تو کا منشا عقل ہے لازم ہے تجھکو قادری
پی کر شراب بیخودی مستانہ ہو مستانہ ہو

ہو الواجد ہو الموجود عدم ہے ماسوا یارو
ہو الشاہد ہو المشہود
دل و جان سے کرو تم
عبادت فرض ہے اما بلا شک
زبان قادری اردو

[illegible]

جب دیکھا یا جمال جانان نے
واں نور آ گھسا دیا مجھکو

ردیف	قادری شاہ نور احمد نے کیا کہون کیا سکھا دیا مجکو	و

تم جسکو طلب کرتے ہو وہ ساتھ ہی یارو	مست خود ہی تحصیل یہ بات ہی بیگارو
بے شرط کرو فکر سے تم آپکو تحقیق	پھر کس نے کہا تمکو کہ تم آپ کو جا رو
ممکن ہی نہین ممکن ہو موجود نہ باہر	غیر کون ہو تم آپ ہی منصف ہو بچارو
قرآن مین آیا ہے ہو ظاہر و باطن	منظور نظر کون ہے ذرا دیکھنے ہارو
ہر صورت و ہر شان مین ظاہر نظر آوے	گر سرمہ ما زاغ تو تم آنکھون مین ڈارو
اوس عشق کی آگ مین جلا کے ہی پایا	سب اپنی متاع ہستی کی یکبار گی لٹا رو

	ہے قادری کی عرض یہی ایشہ جیلان مین آپکا ہون آپ مجھے پار اُتارو	

بنایا مطرب نے مست شیدا کیسی بجا کے ہمکو	دیکھا یا عالم کو کیا تماشا عجب محفل بچا کے ہمکو
مٹایا ہستی کا وہم باطل نہ ہستی کا ہی فکر باقی	بنایا ساقی نے مست ایسا شراب کیسی پلا کے ہمکو
کہان چھپیگا چھپیگا کہ اب ہے جینا محال پیارے	ہر تعین بہر مظاہر جمال بنا دکھا کے ہمکو
ہے مثل مرآت ہستی و انکمان ہین ہمکو	دیکھا ہے حق کی جمال بنا آئینہ اپنا بنا کے ہمکو

ای ساقی مستان کیف ابھی پلا ...
محو ایسا مین چاہتا ہون ...
بیداری و خواب اندر ...

ای قادری اب ذری منصف ہو نا مجکو
معدوم ہی جب ممکن پھر کون ہین کیا کام
اصل کی پھر نسبت کس طور روا مجکو
جب ذات و صفت ہی ہین فاصل ...
آنکھون ہی دکھا ...

عطا کی نظر فرما خدا را یارسول اللہ	تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یارسول اللہ
جہاں پیدا کیا و تم مجھے ہر شان میں ظاہر	یہی ہے مدعا قلبی ہمارا یارسول اللہ
تیرا دیدار ہے رویت خدا کی بیگمان مجکو	یہی ہے من رانی میں اشارا یارسول اللہ
ہوا ہے لن ترانی امر حق موسیٰ پیغمبر کو	کیا ہر شان میں تمنے نظارا یارسول اللہ
تیرے رتبہ سا نہیں رتبہ کسیکا انبیاؤں میں	تمہیں ہو پیشوا ہر انبیا را یارسول اللہ
تمہاری ذات عین نور حق ہے شک نہیں اسمیں	تمہارے نور سے عالم ہے سارا یارسول اللہ

ردیف	کہ در ہر حال زار قادری نظر عطا اللہ غلام ہو نہیں جناب آل عبا را یارسول اللہ	ہ

ہے نشان جامع ہر شان ہے اللہ اللہ	پھر وہ آؤں کہاں کہ ہے اللہ اللہ
عین ہے اسم میر ہے عین میر ہے عین کا عین	حضرت کون میں اکوان ہے اللہ اللہ
باطن انسان کا ہے جسکو احد کہتے ہیں	حق کا ظاہر یہی انسان ہے اللہ اللہ
سمجھتا نہیں وہ کبھی غیر خدا کو موجود	جو کوئی صاحب عرفان ہے اللہ اللہ
دولت عرفان سے بہرہ نہیں جسکو حاصل	وہ تو انسان نہیں حیوان ہے اللہ اللہ
تا ابد مست رہوں ایسا ہوا ہوں سرمست	ساقیا کیا تیرا احسان ہے اللہ اللہ
نور احمد ہے نہیں قادری ہرگز یارو	اپنا تو دین یہی ایمان ہے اللہ اللہ

نون	مقبول جناب نبی و علی منظور جناب شہ جیلان نور احمد قادری پیر میرا سبحان اللہ سبحان اللہ	ردیف
زہے ساقی زہے مینا زہے پُر نور میخانہ	تو عالم سے کیا فارغ پلا لبریز پیمانہ	
نگاہِ مست ساقی سے وہ ہوئے ملہم مستانہ	ارسطو یا کہ افلاطون سا گر ہووے فرزانہ	
گدائی بینوا پر جب ہوئے الطاف شاہانہ	تمنا سب مٹین دل سے نہ کوئی آرزو باقی	
دل اپنا پاک کر عادات حیوانی سے مردانہ	اگر آدم ہے تو موصوف ہو اوصاف آدم سے	
ہوا راہِ عدم اندر قدم زن عقل کا تھانہ	جب شاہ عشق نے تشریف فرمائی بملک دل	
بہر سو آشنا دیکھین نہ دیکھین غیر و بیگانہ	تیری بصر اور بصیر سے ہو گئے گر گرد غیریت	

یے	جناب نور احمد قادری ہین رہبر و ہادی ادا ہو کس طرح ایسے ولی نعمت کا شکرانہ	ردیف
میری ہستی کا سبھی رخت جلایا واہ واہ	دوش ساقی نے مجھے جام پلایا واہ واہ	
عقل نے چلنے کو کیا قدم اوٹھایا واہ واہ	آمد آمد جو سنی شاہ جنون کی فوراً	
مطربا نغمۂ خوش کیسا سنایا واہ واہ	جسم و دل بلکہ میری جان ہوئی رقص کنان	
رنگ بیرنگ بہر رنگ دکھایا واہ واہ	عشق کے لطف کا کب شکر ادا ہو ہمسے	
اپنے دلدار کو پھر آپ مین پایا واہ واہ	بر سر یار کیا آپکو جسنے ایثار	

[illegible]

ہر دور و زمان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
بشان مرسلان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
بوقت حضرت آدم تا بعہد حضرت [illegible]
ہوبرا جملہ شان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
کہ ہستی کی دو کان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
ہمیں موجود دیکھے [illegible] ہر سو ذات محمدؐ [illegible]
[illegible] جان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

ورائے عرش سے تا فرش ملک ظاہر ہے مظہر
جو ہو گذرا اور ہے موجود یا جو کچھ ہوئیگا

نکا ہے عارفان اندر محمد ہی محمد ہے
یقین کاملان اندر محمد ہی محمد ہے

نہ سمجھو یہ زبان قادری سے نظم آرائی
کلام و ہم بیان اندر محمد ہی محمد ہے

ہر شان میں عیان ہے جمال محمد سے
ارواح تمام مظہر روح محمد سے
اجسام کا ظہور ہوا اوسکی جسم سے
حاجت نہ کچھ رہی اوسی آبحیات سے
جو انبیا کرام ہیں اور اولیا تمام
بیشک ہوا ہے رویت و دیدار حق اوسی

اعیان ظل عین کمال محمد سے
اصل ہمہ مثال مثال محمد سے
صلواۃ بر محمد و آل محمد سے
جسنے پیا ہے جام زلال محمد سے
سب پر ہے عام فیض نوال محمد سے
دیکھا ہے جسنے پاک جمال محمد سے

لولاک اوسکی شان میں آیا ہے قادری
مازاغ ہے مبین حال محمد سے

یا غوث الاعظم قطب ملا مجھہ عاجز کو بھیک ملے
نایب خاص نبی کے ہو تم وارث شاہ علی کے ہو تم
ایسا مجھکو بھیک دلا نا مٹ جاوے سب دکھ پانا

سب ولیوں کے تم سردار مجھہ عاجز کو بھیک ملے
واہ سائیں تیری سرکار مجھہ عاجز کو بھیک ملے
تیرا ثانی نہیں کوئی داتا مجھہ عاجز کو بھیک ملے

دیوان قادری اردو

... ہیں نور احمد قادری
... حقیقت واحد ...
شاہ جیلان غوث اعظم ...
... نور احمد قادری
... تنزیہ محرم اسرار حق

جگا کر عشق نے خواب عدم سے	کیا حیران مجھکو کس درد و غم سے
پلادے جام پُر کر اور چھوڑا دے	خدا را ساقیا اب ہمکو ہم سے
مرے گر تیر کہا غمزہ کا اے دل	چھوٹنا کا زلف کے تب پیچ و خم سے
کیا طواف جسنے کعبۂ دل	اوسے کیا حاجت احرام حرم سے
مصفا گر کرے آئینۂ دل	بہہ اولے ہی ہزاران جام جم سے
فراغ دل اگر چاہتا ہی پیارے	اوٹھا دل کا تعلق بیش و کم سے
سُنے عاشق تیرے آوازہ ہر دم	ز ہر ذرہ نہ تنہا زیر و بم سے
زبان سے کب ہووی تقریر احوال	لکہا جاتا نہین ہرگز قلم سے

ہوا ہی قادری مشہور آفاق
جناب شاہ جیلان کے کرم سے

سنو تم عشق نے دلیت عجب نکتہ سنایا ہے	پڑہ الانسان سری کو تیا کیا خوش بتایا ہی
نفخت فیہ من روحی ہی نازل شان آدم مین	لقد کرمنا بنی آدم کلام اللہ مین آیا ہے
فبی یسمع و بی یبصر سین قرب انسانی	کرم سے خلعت فاخر خلافت کا پہنایا ہے
انا احمد بلا میم انا عرب بلا عین	سمجہہ اس حکم کے معنے نہ تمسی کچھ چھپایا ہے
وہی ہی اول ہی آخر وہی ہی باطن و ظاہر	ہر صورت ہر مظہر جمال اپنا دکھایا ہے

ای قادری بخوف عدم [illegible] کنارے
ابنا شاہ نجف ہوے [illegible]
ساقی نے عنایت سے عجب جام پلایا
ہم کون ہیں اور کیا ہے تو دریا ہی پیارے
عجب اول و آخر ہے وہی ظاہر و باطن
نشے میں جسے نشۂ وحدت کے اتارے
ہر ذرہ میں سنتے ہیں وہ آواز انا اللہ
سو سطر ہر دم ہمہ تن دل کو [illegible] سولارے
ہر آن میں جلوہ ہے نیا حسن نگارے

ساقی مئے وحدت کا مجھے جام پلادے
یہ نقش غلط وہم میں [illegible]
صورت میں [illegible]
اور جلوہ [illegible]
رشتے [illegible]

کرتے ہیں جمع کثرت دلمین نگاہ فکر
حاجت کچھ رہی ہے [illegible] سے ساقیا
کیا طرفہ تر ہے مشرب صافی محققان
نزدیک بیخود ان وہی [illegible]
دلدار سیر ہوتے ہیں جو قربن جالسے

وہ رفتہ رفتہ مطلع انوار ہو گئے
ہم تو نگاہ تیری سے سرشار ہو گئے
گر دل میں غیر گذرے گنہگار ہو گئے
بند خودی میں جو کہ گرفتار ہو گئے
انجام کار آپ ہی دلدار ہو گئے

[illegible] ہے مایۂ ایمان قادری
ہم [illegible] کے نام پاک پر ایثار ہو گئے

جسے دنیا میں [illegible] آتا ہے
تیرے میخانہ میں [illegible] ہے ایاقی
کچھ رہتا ہے باقی انتظام عقل سے ہرگز
وہ پہنچے منزل مقصود کو [illegible] عشق کے [illegible]
سوا ہوں آشنا جب سے جمال دلبر رعنا
عجب ہے جوش مستی کا [illegible] میں

شراب وصل جانان کا اوسی پیمانہ آتا ہے
عجب سرمست ہوتا ہے اگر فرزانہ آتا ہے
جب انکو ملک میں شاہ جنون کا تھانہ آتا ہے
بود ہو کر زندگی سے ہاتھ کو مردانہ آتا ہے
جدہر دیکھو نظر مجکو نکوئی بیگانہ آتا ہے
عیان ہوتا ہے اب بیشک کوئی مستانہ آتا ہے

تو [illegible] قادری [illegible] غارتگر ایمان
[illegible] دل [illegible] آتا ہے

[illegible]

بنایا ساقی نے مست و بیخود شراب صافی پلا پلا کے
اٹھایا وہم جدائی دل سے وہو معکم پڑہا پڑہا کے

ہنسی نے پایا ہی گنج ایسا نہو سکی ہی حساب جسکا
حصار اپنی خودی کا توڑا حسن یار و بنا بنا کے

یہ نکتہ خوش و خوش عاشق رند کہہ رہا تہا بہ بزم رندان
یہ عشق کی بازی پالی جا ہے و دوکان ہستی لٹا لٹا کے

ہی زاہد خشک نے ہدہے علم ہنر کاری ہی ہنر کاری
بتا کہ کیا تیری ہاتھ آیا عبث یہ دلکو جلا جلا کے

ای قادری اب خموشی بہتر زبان درازی کیا ہی صحیح
ہوا ہے بدنام ہیچ خلقت کی ایسی باتین سنا سنا کے

صفا کر دلکو یہ آئینہ بی زنگار کافی ہے
عیان ہی اسمین گر دیکھین جمال یار کافی ہی

گذری غیر کچھ نہیں ہی تصدیق قلبی ہی
زبان سے عین بولو تم یہی اقرار کافی ہے

نقاب جلوۂ جانان یہی پندار ہستی ہے
بت پندار کو شمشیر لا کی مار کافی ہے

کلام اللہ مین فرمان حق اقرار کتا بہے
پڑہو ہردم کتاب اپنی یہی تکرار کافی ہے

بحکم لن تنالو البر حتی تنفقوا یارو
کرو قربان جان اپنی یہی ایثار کافی ہی

سقاہم ربہم ساقی وہو معکم کے ساغر مین
شراب نحن اقرب پی یہی سرشار کافی ہی

نہین کچھ غیر حق باللہ دیکھو ہر طرف وجہ اللہ
یہی ہی رویت اللہ یہی دیدار کافی ہے

خودی کو دور کر پہر خود مین خود کو دیکھنا یارو
یہی العلم نکتہ ہی ز صد طومار کافی ہے

نکات آگے بیان ای قادری یہ بہتر نہانی
جو اہل ہوش ہی اسکو یہی اظہار کافی ہے

ایضاً دیوان قادری

عدم ہی ماسوا اسکا تو کیا ہین در میان پیارے
وجود ہی خاص ذات حق نہین موجود غیر اوسکے
وہ ہی بے ضد و بے ہمتا تو کیا ہی ضد در میان پیارے
قرآن مین کل شی ہالک ہی غور کر اسمین
عدم مین جبکہ سب اشیا تو کیا ہی موجود در میان پیارے
وہی ہی وحدت و کثرت وہی ہی معنی و صورت
وہی پنہان وہی پیدا تو کیا ہی ضد در میان پیارے

[illegible]

بہر پیر جام بیخودی و محو سا قیا	ایسا پلا کہ باقی نہ کچھہ ہاو تو رہے

یہی التماس ہے شہ جیلان سے قادری
نہ مین رہوں نہ یار کی کچھہ جستجو رہے

ہستی سے گذر جانا بہلا کام یہی ہے	مذہب یہی ایمان یہی اسلام یہی ہے
عاشق کے تئین کرتا ہے معشوق بلا ساس	اے عشق تیرا آغز و انجام یہی ہے
ہے بیخودی کہ بہر کے پلا جام اے ساقی	الطاف و کرم ہے یہی انعام یہی ہے
ہو دیکھنا ہر دیکھے جو پایا ہے پیا سے	ہر وقت یہی پیار سے اور ہنگام یہی ہے

اے قادری مہر شہ کا ہے بہر دل کا پیالہ
مئے صاف اے کچھہ مین اور جام یہی ہے

پیو پیارا تن مین ہو یا ہم کو دکھاوینگے	مانند مجنون بیخود ہوا نا لیلی شور مچاوینگے
رنگ دل سے سا معشوقا عالم کو ہو نہ نگ	آپ ہی اپنی آنکہو اپنا حسن و جمال دکھاوینگے
کان و قلم ایسہ شیا او اون کو سر کہ	غیر کا باطل وہم ہے پیارے دسی صفا او ٹھاوینگے
اول یا کب سرہ ہو کہو سر کی تہو مومنہ	گم کر آپکو وحدت مین ہے گٹ گھٹ اپنا وینگے

خود محمد شاہ مرشد نے فیض اونکا ہے ہر دم شامل
قادری اے شہ ہی پل گھول کہاوینگے

[illegible]

[illegible]

ڈھولک نئی طنبور نیا اور نئی ستار	مطرب نے خوب ساز بجائے نئے نئے
مینا نیا شراب نئی کیا کروں بیان	ساقی نے کیسے جام پلائے نئے نئے

اسرار منکشف ہوئے سب اے قادری
مرشد نے جسکو بھید بتائے نئے نئے

کیا جان فزا ہیں جو صبا کے یہ جھولارے	خوش دیتے ہیں ہر گل کو چمن بیچ ہلارے
آراستہ اور سج رہے ہر طرف عرائس	لبریز ہیں سب حوض اور جاری ہیں فوارے
سرسبز اور شاداب ہے ہر چمن و گلستان	مرغان چمن نغمہ میں مصروف ہیں سارے
اب موسم گل عیش کا ہے وقت اے ساقی	اک جام سے آجائینگے خوش مجکو ترارے

اے قادری ہر فکر سے بیفکر ہو واللہ
والی ہیں جناب حضرت حسنین ہمارے

فارغ ہے دو جہان سے اہل مقام نیستی	شاہ زمین و ہم زمان جو ہے غلام نیستی
نعمت دو جہان سے ہے اوسے احتیاج کب	جسکو عطا ہو غیب سے دولت تام نیستی
دل میں ہو جسکے آرزو سیر و عروج آسمان	لازم ہے اوسکے واسطے فکر مدام نیستی
ہستی سے پاک ہے بسر عین وصال سے بیخبر	جسکو پلایا عشق نے جرعۂ جام نیستی
وصف و ثنا نیستی کب ہو سکے اے قادری	صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی

[illegible]

سودا کو نقد کر لو یہ بازار گرم ہے

ساقی ز روی لطف ہی کہتا پکارے

یہ راز عشق ہے بس نا تمام ہے

بیان ای قادری کب ہو زبان ہے

نہ عبد و رب نہ تواجہ نہ غلام ہے

نہ ذرہ سو ہی تدبیر اور نہ ہے رو

نہ بیگانہ ہے نہ پابندی بکا ہے

نہ قصد نفی نہ علم اثبات کا ہے

ہین نور واحد سبت جلوہ نقوش ساری باج کثرت	تمام نور محمدی ہی بیموج وجسم و مثال کیا ہے

وجود واحد ہی چون سیاہی تعین اوسکی حروف سارے
بجز سیاہی ای قادری دیکھیہیم کیا ہی اور الکیا ہے

صنم شائق ہین ہم تیری لقا کے	جمال اپنا دکھا گھونگھٹ اوٹھا کے
نہین کچھ جام مے سے اونکو حاجت	کہ جو سرمست ہین نظرے عطا کے
جو ہین آگاہ از سر معیت	وہ کب پابند ہین ما و شما کے
مشاہد ہی ساقیا و ہم من و تو	پیا پے نشۂ وحدت پلا کے
تیرے ای عشق ہون قربان کہ تونی	جلایا خرمن ہستی بنا کے
نہین نعمائے جنت کے طلبگار	دل و جان سی جو ہین عاشق خدا کے

نہین ای قادری کچھ خوف اونکو
غلام ہین جو شہ مشکل کشا کے

پلادے ساقیا لبریز جامے	جلادے خرقۂ ناموس و نامے
بہار آئی ہے اب سرمستی اولیٰ	میرا اب زہد و تقوی کو سلامے
مٹین دلسے سبھی رسم و اضافات	کئے ہین جو کہ پیدا عقل خامے
نہ سوجھے قرب و بعد و وصل و ہجران	نہ کفر و دین نہ حال و مقامے

[illegible]

[illegible]

بادیٔن کہ تنفکرای قادری جو دیکھین
طالب ہے آپ اپنا مطلوب جو ڈھونڈتا ہے

ساقیا وہ تیرا پیمانہ پلانا یاد ہے
الکدم مین قید ہستی سے چھوڑانا یاد ہے

حسن معنی کا دکھا کر آئینۂ صورت کے بیچ
رنگ مین بیرنگ کا جلوہ دکھانا یاد ہے

ہو معلم اینما کنتم کا خوش کرکے بیان
دل کو دلبر ایک آن اندر بنانا یاد ہے

کل شئی ہالک کا کر بیان سب مدعا
وہم باطل غیر کو دل سے اٹھانا یاد ہے

ظن دوری کا کبھی دل مین گذر کرتا نہین
مجکو سر دم نحن اقرب کا پڑھانا یاد ہے

کلشئی فی کل شئی کے معانی سمجھکر
سارے عالم کو پھر اپنے بیچ پانا یاد ہے

جو سمجھایا ہے مجھے شہ نور احمد قادری
کہہ نہین سکتا و لیکن وہ سمجھانا یاد ہے

جب عاشق سبق وحدت عشق کے مکتب مین پڑھتا ہے
وہ فوراً حرف کثرت لوح دل سے دور کرتا ہے

طلب کرتی ہے طالب کو جدا مطلوب سے وارد
وہ خود مطلوب ہوتا ہے طلب سے جو گذرتا ہے

مسیر طیر فوق العرش ہوتا ہے اوسی فوراً
جو مردان نفس کے سر پر قدم اپنا جو دھرتا ہے

سنایا عاشق حیران نے نکتہ ہر بھید بیشک
کہ تیغ عشق کا زخمی نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے

عیان ہوتا ہے اوسپر قادری اسرار پنہانی
جو دامن پیر کامل کا یقین دل سے پکڑتا ہے

جودی کے کوہ کو ہلا دین گرای جسکا جی چاہے
حباب آسا دریای حقیقت ہو کر بارد
درون قلزم وحدت سمائے جسکا جی چاہے
و ہو معکم خدا کا ام ہی قرآن کے اندر
سمجھکر ظن دوری کو اٹھائے جسکا جی چاہے
اگرچہ شوق ہے عالم آفاق و انفس کا
چھوڑ دل کو شکستہ آئینہ بنائے جسکا جی چاہے
بحر وحدت ... قادری ... جسکا جی چاہے

[illegible]

[illegible]

ہی قادری لب حرکہ و نظر کرم ہی
اے عزیز مصطفی
شاہ ہوین بندہ ہون عالی مرتبہ ہی
اے صاحب سلطان
جلوہ یار ہی ہر سو کہین مستور نہین
دیدۂ دل بکشا
ہر جگہ ہی سب سے نزدیک کہین دور نہین
با دوری ہو نہین

رم وحشت کے تئین چھوڑ تیرا رام ہوا	قید بے دام ہوا
شب کو در خواب بصد شوق گلی سی لگنا	ہوگا اب وصل مجھے ہجر کا انجام ہوا
اوس صنم کو دیکھا	مجھے الہام ہوا
ہی عبث ناصح یہ بینک یہ نصیحت تیری	حاکم عشق کا جب کام کا احکام ہوا
نہین تقصیر میری	مجھے سو کام ہوا
چھوڑ کر ورد وظائف تئین اور صوم و نماز	کر بصد عجز و نیاز
قادری کو ہمہ ورد تیرا نام ہوا	صبح اور شام ہوا
وہ تیب نہین معلوم کہ کیا مجھکو بلایا	فورا وہ مین بیٹھی ہی میرے دلکو جلایا
ایا ساقی مستان	جلتی ہی میری جان
ور زمرۂ ارباب محبت وہی عاشق	جسنے سر دلدار پہ دل اپنا گہا یا
ہی غم میں صادق	اور جان کو قربان
گہ زندہ کری ہنسنے سے گہ غمزہ سے مارے	نیرنگیان اوسکی نے میری دلکو ستایا
وہ دلبر رعنا	آنکھین بھی حیران
آزاد کیا ہستی موہومہ سے یارو	پھر جلوہ ہیر نگ بہر رنگ دکہایا
اس عشق نے ہمکو	یہ عشق کا احسان

جو کچھ مانگون ہو نہین ساقی سے بالب پیالہ
یارو باعجز و نیاز
جذبۂ عشق تو فن ہی مرے انگور نہین
مجھکو سوگند خدا
آپ معشوق ہی اور آپ ہی اپنا عاشق
یہ سخن ہی الحق
غیر اوسکے تو کوئی ناظر و منظور نہین

دیوان قادری اردو ۹

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

بس نا تواں ہوں عشق کا راہ سخت ہے بلا | وقت کرم ہے جلد پلا جام ساقیا
حیرت میں ہوں نہ سوجھتا ہے تدبیر کار کچھ | نہ دل رہا ہے ہاتھ میں نہ دلربا ملا

الحمد للہ والمنۃ کہ باتمام رسید نسخہ متبرکہ دیوان قادری اردو مولفہ حضرت پیر دستگیر نائب سید محی الدین جناب میاں صاحب میاں غلام محی الدین تخلص قادری در سنہ ۱۳۰۲ ہجری

تمت

تمام شد

قراری کردہ ام با خود نہ پیچم سر ز درگاہ | سر اینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا نیاز اینجا

دیوان فارسی

بسم الله الرحمن الرحیم

ای صدر بزم مرسلان مشتاق دیدار توام
ای باعث ایجاد جهان مشتاق دیدار توام

آدم نبود و نه جهان بودی نبی هم آن زمان
ای خاتم پیغمبران مشتاق دیدار توام

طور است موسی را مکان عیسی به اوج آسمان
معراج تو بر لامکان مشتاق دیدار توام

جسم تو صافی‌تر ز جان جان تو جانها را ستخاز
حکمت روان بر انس و جان مشتاق دیدار توام

چون سرمه اند چشم جان سازند هر دم بیگمان
خاک درت را عرشیان مشتاق دیدار توام

از نور تو گشته عیان هم این جهان هم آن جهان
ای نور ذات بی‌نشان مشتاق دیدار توام

به علی امام دو جهان بنما جمال خود عیان
در ظاهر و هم در نهان مشتاق دیدار توام

به حسن امیر مومنان حسین والی بیکسان
می ذوق و شوق خود چشان مشتاق دیدار توام

از بهر غوث انس و جان آن دستگیر عاجزان
خود را نما در هر نشان مشتاق دیدار توام

به طفیل قدوه عارفان شه نور احمد جانجان
بنما به من ره صادقان مشتاق دیدار توام

ای عالم علم نبی دانند هر سرّ جلی
ای باب مدینهٔ علم را مشتاق دیدار توام
از ابتدا تا انتها اسرار [illegible]
وین راز تو نور و ضیا مشتاق دیدار توام
همراز احمد هم توی [illegible] مشتاق دیدار توام
هم در علا هم در [illegible] مشتاق دیدار توام
ای نور ذات سرمدی ای جانشین احمدی

قول نبی تو ز کشف الغطا مشتاق دیدار توام
نور تو از حق ولی [illegible] مشتاق دیدار توام
[illegible] مشتاق دیدار توام
قادری [illegible] مشتاق دیدار توام

[illegible]

شاهِ ولایت هم تویی میرِ حمایت هم تویی
بر قادری نظرِ عطا مشتاقِ دیدارِ توام

جمالِ ذاتِ پاکِ مصطفی را آرزو دارم
لقای حضرتِ مشکل کشا را آرزو دارم

غلام از دل جنابِ سیدِ خیر النسا هستم
من از حضرتِ حسن فیض و عطا را آرزو دارم

بنامِ آن شهیدِ کربلا جان را فدا سازم
ز زین العابدین هر دم لقا را آرزو دارم

بشاهِ باقر از دل التجای فیض میدارم
ز حضرتِ جعفرِ صادق صفا را آرزو دارم

بسی امیدها دارم بنامِ حضرتِ کاظم
رضای حضرتِ موسی رضا را آرزو دارم

برای رویتِ حضرت تقی مشتاق تر هستم
من از حضرت نقی نور و ضیا را آرزو دارم

امیدِ لطفها دارم ز حضرت عسکری هر دم
ز مهدی هر زمان راهِ هدا را آرزو دارم

زهی محبوبِ سبحانی معظم قطبِ ربانی
ملطفِ او حصولِ التجا را آرزو دارم

نیازی قادری چون نورِ احمد پیشوا داری
طفیلِ او قبولِ این دعا را آرزو دارم

ای غوثِ الاعظم ذو العلا مشتاقِ دیدارِ توام
ای قبلهٔ شاه و گدا مشتاقِ دیدارِ توام

ای نایبِ خیر الوری سردارِ جمله اولیا
ای شاهِ عالیجاه ما مشتاقِ دیدارِ توام

بهرِ خدا و مصطفی و آن حیدرِ مشکل کشا
بنما جمالِ خود بما مشتاقِ دیدارِ توام

دیوانِ قادری

بلطفِ خود نیازش ساز ز حاجاتِ کونین
آفتابِ درخشان شیخ محی الدین جیلانی
غوثِ اعظم ارشادی شیخ محی الدین جیلانی
هادی مریدان شیخ محی الدین جیلانی
زینتِ مسلمان محی الدین [illegible]

[illegible]

ای غلامِ محی الدین [illegible]
المقدر گر بخوان محی الدین جیلانی

اهل ظاهر را گمان دیگر است
لی مع الله عاشقان را هم دوام
اینچنین صاحبقران دیگر است
تنزیه و تشبیه را جامع شود
نهان و هم عیان دیگر است
در حقیقت کثرت عین وحدت است
آن ملوکان بی نشان دیگر است
یک نشان هردم نشان دیگر است

واجب و ممکن ز آیات وی است
حضرت انسان قرآن دیگر است
هر که بردل نقش الا الله زند
سیر سلک او صاحب کمان دیگر است
نردبان سازند عقل و علم را
اوج فلک نردبان دیگر است
این همه خطرات تو نهان غیب

دیوان قادری

جامع جمله شان نور احمد		بی نشان و نشان نور احمد
هم نهان و عیان نور احمد		غیر او نیست اول و آخر
قدوهٔ عارفان نور احمد		محرم ستر تنزیه و تشبیه
برتر است از بیان نور احمد		عقل از شرح وصف او عاجز
والی بیکسان نور احمد		نایب خاص شاه جیلانی
خاک پاک آستان نور احمد		عرشیان سرمه چشمها سازند
بندهٔ بندگان نور احمد		سوی دنیا و دین نظر نکنند
سجدهٔ جانم بجان نور احمد		اسم من ساجد است اسمش را

قادری را همین بس است که شد
بیقین مدح خوان نور احمد

در خانه و در کوچه و بازار به بیند		در پرده و بی پرده همه یار به بیند
خورشید درخشان بشب تار به بیند		در پیچش زلف عیان عارض رنگین
در خلوت دل گلشن بیخار به بیند		اندیشهٔ خار است درین سیر گلستان
ذرات جهان را همه سرشار به بیند		هر وقت بجوش است خم بادهٔ وحدت
ای قادری غلط است گر اغیار به بیند		پیدا شده آن یار درین صورت اغیار

این معانی از عوان دیگر است
[illegible] معنی و عین
[illegible] زبان دیگر است
این بشارت [illegible] قادری
[illegible] دیگر است
[illegible] دیده ام
[illegible] را در [illegible] دیده ام
حسن بصورت [illegible] صفات
[illegible] میان اندر [illegible]
[illegible] عیب [illegible] دیده ام
[illegible] دیده ام
[illegible] بالا دیده ام

همچو مردان پاک شو از کفر و دین
عشق را زین هر دو من آزادیده‌ام

من بذات نور احمد قادری
هم خدا و مصطفی را دیده ام

بهر صورت رخ دلدار دیدن آرزو دارم
ز هر سوی صدای او شنیدن آرزو دارم

درین ... کثرت چرا باشم چرا باشم
که من در وحدت گلشن چمیدن آرزو دارم

بهر جا ... ... نبیند و دیده‌ام غیری
که من در انجمن خلوت گزیدن آرزو دارم

نه با فردوس ... نه جنت ...
بجان سوز محبت را خریدن آرزو دارم

نه با عطر ... نه با ... دارم
که بوی طرهٔ جانان شمیدن آرزو دارم

... ... گوید منم شاه مبارز لاهوتی
بسیر عالم قدسی پریدن آرزو دارم

مشو ای قادری نالان ز پابندی درین زندان
... نشه جیلان رسیدن آرزو دارم

بوقت صبح ساقی داد جامی
شدم از حال فارغ و از مقامی

چنان سرمست گردیده ... انم
که ممکن چیست هم واجب کدامی

اگرچه ... ست بی نام و نشانی
مسمی اوست خود با جمله نامی

انا ... هم ... خوان
همون خواجه همون عبد و غلامی

مظهر انوار رحمانیت است
من نور احمد قادری
ناز بر اسرار عرفان و احسانیت

هم عرشم و هم فرشم هم کوکب و افلاکم | هم اربعه ارکانم آلان کما کانم

سلطان سرافرازم هم قادری شد نامم
بنده شه جیلانم آلان کما کانم

در بطون بی نشان توئی و توئی | در نشان هم عیان توئی و توئی

نیست کس لامکانی جز تو | هم مکین و مکان توئی و توئی

هم تو جمعی و فرق هم از تست | مظهر این و آن توئی و توئی

تو چو جانی و عالم است چو جسم | بلکه هم جان جان توئی و توئی

من چه گویم بوصفت ای انسان | جامع جمله شان توئی و توئی

قادری زین بیان زبان درکش
گرچه طال اللسان توئی و توئی

حق را کجا بیابی خود را چو غیر دانی | نیکو شناس خود را بنگر که عین آنی

کی از غم جدائی باشد ترا رهائی | تا آنکه هو معلم فهمی نه با معانی

گر با خودی بگوئی صد بار رب ارنی | آید ترا صدائی زالسو که لن ترانی

در دشت و کوه چه گردی در خویشتن نظر کن | جویائی هر چه هستی بینی که خود همانی

آئینه خدائی از زنگ ها صفائی | زادراک ما ورائی جامع جمیع شانی

اللّٰہ

سی حرفی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الف اکو سمجھ پیارے اسی اور عبادت ناہین
نفس اپنے پر حاکم ہونا اسی اور شجاعت ناہین
ب بڈیائی اہو تیری آکو آپ نجان میان
اول آخر ظاہر باطن حکم ہے وچ قرآن میان
ت توہین آپی یار مین اپنا جنہون طلب کردا ہین
وہو معکم اینما کنتم قرآن اندر پڑھ دا ہین
ث ثابت ہو راہ عشق دی عاشق قدم جو دہرداہی
اپنے آپے گذر کے عاشق وہن عشق دی تردا ہی
جیم جدا نہین یار تیرے سے تیتھون تیری نیڑی ہی
وفی انفسکم قرآن اندر حکم اہیہ حق وچ تیری ہی
ح حیران نہو تون پیارے دامن مرشد کامل پھڑ
دلو چہ تیری ذرہ نگذرے کچھ اندیشہ خیر اور شر
خ خودی کو چھوڈ پیارے تاہین تون کچھ پاوین گا
آدم صورت ہو کر ناحق پھیر حیوان کہاوینگا

اپنی آپ کتاب پڑھو تم اسی اور تلاوت ناہین
قادری حق کا راہ تبانا اسی اور سخاوت ناہین
آپ ہی پیارا ظاہر ہو یا اندر ہر ہر شان میان
قادری غور سی خوب سمجھ لے کون ہیں تو دنیا میان
ناحق وہم کی آتش اندر آپی پیا تون جردا ہین
قادری مین کی آکھان تینون نظر فنا نکردا ہین
آخر کار وہ بیشک یارو دم معشوق بھردا ہے
قادری ہجر یہ کار فضل اعقل فکر کی کردا ہے
کافر وہم سدا ہر ویلے تینون پیا نکھیڑی ہے
قادری وہم کے سارے جھیڑے حضرت عشق نبیڑی ہے
جو فرماوے مرشد تینون ہمت کرکے اوہو کر
قادری پھر کیا عذر ہے باقی جب با دیدتا اپنا سر
نہین تان دام خودی وچہ پہس کے ایویں جرم گواونگا
قادری مرشد سمجھ یا جیون راہ شیطانی جاوینگا

د دوئی کا وہم ہے باطن جنہوں نے تینوں پایا ہے
ایہ گل او ہو جانے جنہوں مرشد آپ سمجھایا ہے

ذ ذکر ہر ویلے کرنا غافل دل نہ ہونا ہے
حاضر ناظر جان اللہ کو اپنے آپ کو کھونا ہے

ر راضی ہر حالے رہنا کرنا شکر مدام میاں
خالی کر دل حرص ہوا سے اسو جیہڑا آرام میاں

ز زہد اور ریاضت پیارے ہر دم ہے تیرا مقصود
نکتہ نادر سمجھ پیارے خود ہی عابد خود معبود

س سنو اور سمجھو یارو دل نوں کر کے حاضر
آپ ہی صورت آپ آئینہ آپے مرئی آپے ناظر

ش شرک کے چرکوں بالکل جب توں دھوسی دھووینگا
مومن ہو کے دوہیں جہانیں سکھ دی نیندر سووینگا

ص صاف کر غیر سے دل کوں ہمت مرداں والی کر
دنیا دین سے گذر پیارے حوصلہ اپنا عالی کر

ض ضرور ہے لازم تینوں آپ کو خوب پچھانیں میاں
جنے اپنا آپ پچھاتا رہیا اوہ حیواں میاں

ط طلب اگر حق کی تینوں نفی خودی کی شرط ضرور
جنہے حق موجود پچھاتا اندر باطن بیچ ظہور

ظ ظاہر باطن اوہو ظاہر جیہڑا مخفی اندر باطن

تا حکم خدا کا پیارے نا نہیں فرمایا ہے
قادری اپنے مرشد دا میں پل پل شکر بجایا ہے

جا گکدیاں سوندیاں اٹھدیاں کرنا دید پیارے سوہنے جی
قادری اس گل تھیں سمجھی ہو یا مست ہوں سجناں جی

جیتا مول نہ کرنا پیارے ایہو اچھا کام میاں
قادری دیدار حرصوں خالی اوسدا نیک انجام میاں

عابد اور معبود پیارے تینوں کیا حاصل ہو سود
قادری مرشد سچے باجھوں ممکن نا ہیں کجھ بہبود

تنزیہ تشبیہ دا بھیدا معنی صورت دو وچ ظاہر
قادری توں درمیان نہیں کجھ آپے اندر آپے باہر

تجلی میرے حقانی پیارے خاصہ مومن ہووینگا
قادری آزاد ہو وچ میں جو کجھ ہیں توں ہووینگا

دل ہے عرش خدا کا پیارے غیر سے اسنوں خالی کر
غوث الاعظم مرشد سچا قادری توں خوشحالی کر

کہے جیہڑے حاصل ہووے اللہ کا عرفان میاں
قادری جینے مرشد پایا ہو یا اوہ انسان میاں

حجاب تیرا ہے تیری ہستی پیارے اسکو کر توں دور
ہر گز دور ہو وے کہ ویسے قادری حق کا قرب حضور

بیخود ہو وین حق کو پاوین اس گلدا میں تیرا ضامن

ہوئی یانے کا ہور نہ چارہ پیارے باجہون جیو گہاون
قادری کے اب ہاتہہ مین دو نوشاہ نو اچہا کاہی لمن

ع علیم و بصیر و سمیع ہی حی و کلیم و مرید و توانا
خود موصوف ہر ایک صفت کا ہر ہر اسم کا آپ مسما

ایک حقیقت ظاہر باطن دیکہہ کہان ہی غیر و سوا
نکتہ نادر واضح ہوا قادری فکر سے سمجہہ پہلا

غ غیور ہی اللہ بیشک غیرت اوس غیوروں ڈر
ذاتاً صفتاً فعلاً پیارے اوسکا کوئی شریک نہ کر

شرک خدا نے بخشنا ناہین شرک ہی سخت گناہ بدتر
قادری جو ہی موحد مومن اوسکو کچہہ نہیں خوف و خطر

ف فارغ کر دلکو پیارے خواہش دنیا عقبیٰ سے
تب ہو وصاف محبت پیارے تیری اپنے مولےٰ سے

ایہ رتبہ ای میری جانی اعلیٰ ہی ہر اعلیٰ سے
قادری مرشد سچا پایا فضل اللہ تعالیٰ سے

ق قرب گر حق کا چاہین نفی خودی کی شرط ضرور
ایک حقیقت سمجہہ پیارے اندر باطن بیچ ظہور

اصل اور منشاء سب خلقت کا نور النور محمدی نور
قادری اسمین شک نہیں کہ حدیث ہی اوسکا مشہور

ک کلمہ ہی نعمت عظمیٰ فکر سے اسکو ہر دم پڑہ
معنے اسکی پیارے اپنے سے شرط ہی پیارے ثابت کر

نفی کرا نہیں اور عالم کی پیارے ہو بیخوف و خطر
قادری ایک حقیقت جانو ظاہر ہر مظہر

ل لبالب مئی وحدت کا پیالہ جسنے پیا ہے
وہم من و تو سے دل اپنا صاف کیا ہے

ایسا مست ہوا نہیں سو جہی کون پیا کون جیا ہی
قادری کیا کہون مرشد سچی جو دیا سو دیا ہے

م منزہ اسم و صفت سی اندر باطن ہی وہ پیارا
ظاہر مین ہر نام ہی بولے ایسا سند پیو پیارا

نرگن سرگن او انکارا یا سو یہ گت اپرا پارا
قادری یہ نکتہ مشکل سمجہے کوئی سمجہن ہارا

ن نفی اثبات کے معنے دل وچہ خوب ٹکاؤ جی
اوٹہیان بیٹہیان جاگدیان ستیان ہیکا سوالاؤ جی

ذات اللہ موجود پچہانو اپنا آپ گواؤ جی
قادری مرشد سچی باجہون کب اسرار کو پاؤ جی

و وحدت اور کثرت اندر ایک حقیقۃ جانو تم
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ پچہانو تم

یہ ہے حکم قرآنی یارو صدق و یقین سی مانو تم
قادری صاف کرو دل اپنا شرک او رشک نہ گمانو تم

ھا ہادی کی ہجر کی یارو سرا پے کو دہر نا جے
موت پیالہ پیناا پے مرن تہون پہلے مرنا جے

جینے ہاس انفاس سمجھ کے فنا [illegible] بہنا جو
قادری مرشد دا ہر ویلے شکر ہی لازم کرنا جو

ال کہ ہون آپکے [illegible] یا حضرت شاہ عبد [illegible]
نور نبی تم علی کے وارث واہ واہ سر خدا کا ظاہر

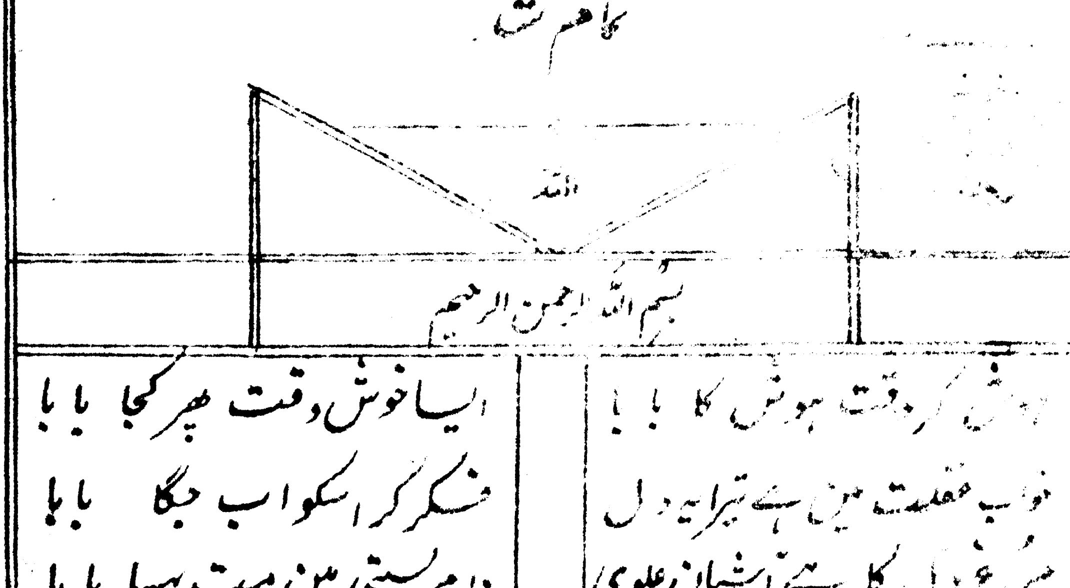
والی اندر باطن ظاہر نعم المولی [illegible]
قادری بابا سیر ہم ایسا واہ واہ طالع ہوئے یاور

الف احد احدیت اندر ایک ہے اسم و نشان سے جی
وحدت اندر جامع جانو ہر اسم ہر شان سے جی

کون اندر مشہود ہی ہے یارو اسم اکوان سے جی
قادری خاموشی ہے بہتر کشف اسرار نہان سے جی

ہی [illegible] بہاگ ہمارے بابا سندر ہیو پیارا
نائب حضرت غوث الاعظم ہادی رہبر تارن ہارا

[illegible] بابا تیر ہارا
قادری کہول گہایا یارو ملبل اندر لکہہ وارا



[illegible] کر وقت ہوش کا بابا
ایسا خوش وقت پہر کجا بابا

خواب غفلت میں ہے تیرا یہ دل
شکر کر اسکو اب جگا بابا

مرغ دل کا ہے آشیان علوی
دام ہستی میں مت پہسا بابا

خلعت فاخرہ خلافت کا
حق نے تجھکو عطا کیا بابا

کیوں کرین پہر تو کار حیوانی
نہین تجھے شرم اور حیا بابا

پہر عرفان کیا تجھے پیدا
کنت کنزا سے یہ تپا بابا

باندہ کر اب تو کمر ہمت کی
لہو و بازی سے باز آ بابا

کر غلامی تو شیخ ہادی کی
دل و جان سے تو ہو فدا بابا

چھوڑ کر اختیار اپنے کو
امر اوسکا بجا لیا بابا

تا مگر ہووے مہربان تجھ پر
تب ہو حاصل یہ مدعا بابا

کہے تجکو سلوک کی تعلیم
اور ہدایت رہ ہدا بابا

بعضے اشغال جو ہین شرط طریق
کرتی ہے اب قلم ادا بابا

سمجھ کر گر تون عملمین لاوین
ہوگا اسمین تیرا بھلا بابا

پاس انفاس کر تو با معنے
ہر دم ہو دم سے آشنا بابا

نفی اثبات گر کرین پیارے
قلب کو حاصل ہو صفا بابا

غور سے شغل کر سعیت کا
بند ہستی سے ہو رہا بابا

گر کرین غور شغل اکبر مین
کون ہے غیر پھر تیرا بابا

جسنے شغل اندراج کیا ہے
سر بسر یان اوسنے کہلا بابا

گر کرین خوب شغل انہد کو
صوت سرمد ہو ہر صدا بابا

شغل تنزیہ گر کاوین تون
بیگمان ہووین ذو العلا بابا

یہ نصیحت ہے خوش اگر تون سنے
دل لگے کانون کو کرے وا بابا

آپکو اولاً فنا کر تون
گر تو ہین طالب بقا بابا

دوہڑہ

نفس کو پایمال کر ہردم	دع نفسک نہین پڑہا بابا
فایدہ کیا ہے اب طوالت سے	اتنے پر ہی کر اکتفا بابا
قادری اب خموشی اولے ہے	آگے کہنے کی نہین ہے جا بابا

تمام شد

باران ماہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوہڑہ

چیتر چڑہیا ری سکھی پہول رہی پھلپہول
پیو وچہیان قادری لگے کلیجہ سول

چڑہیا چیت پہولی پہلواڑی	بلبل ہر ہر ڈال پکاری
پیو پیارے کر گجہ کاری	آوڑ وہڑے مین بلہاری
دل وچ سول عشقدی رڑکے	تن من کو لیے ہو یا شر کے
سینہ بہار بیریم دی بہڑکے	کیون کر رکہان اندر چرکے

عمران پھرے بھرم بھرائی
میںنوں ایہہ مت ہن سمجھائی

رو رو ایویں جان جلائی
اپنے شوہ تھوں گھول گھمائی

میں ملہاریاں

دوہرہ

ساون بدل پریم کا گرج رہا جھڑ لار
بجلی چمکے قادری جی بن پی دریار

ساون ماہ گھٹاں چڑھ آئیں
بیڑی اٹکی شہ دریائیں
ہمت مرداں والی کرے
تاہیں بحر عشق وچ ترے

چمک بجلی نے لہراں لائیں
پیار یا ساون یار ننگھائیں
مرنے تو پہلے ہی مرے
پل پل شوہ نوں سجدہ کرے

جیسے تاریاں

دوہرہ

بھادوں بھار پریم نے تن لوہا جیون تاپ
مین تن مرساں قادری نہ نہیں کوئی تاپ

بھادوں بھار لگی تن میرے
پیاریا آتش میرے جھیڑے
پیاریا گھونگٹ کھولوں او کھا

تا سکھ رین نہ چین سویرے
برہوں سٹیاں گھمن گھیرے
مہر و کرم سے درس دکھا ہا

بل بل ہو تڑی پیم سوائی
میری جان ایہاں پیرا آئی
کوکاں رووان وہاں دہائی
جیون جیون کوکاں وہاں دہائی

دوہرہ

بن تاں دکھیاں ہوہو سائی
عشق کمال
قادری جی جیوی ایہہ حال

بارو بیت دی ریت اولی
مین تان ہوان باوری جھلی
کیہا مینون ستے کیہی تھی
کیہا جا جلوہ نی تجلی

دوہرہ

پہاگن ہوری پج دی میران کو دار
ٹن مین رنگیا قادری رنگن ہو رنگدار

مین ستڑی نون آ رجگایا	دکہان دردان دیو چہ پایا
عشقے دے دکھ درد اولے	بے تقصیر تون برہت اکاس پہاڑ نہ جھلے
روز ازل پئے ساڈے پلے	ہن کی کرے وس نہ چلے
	نت دی پیٹر نون

دوہرہ

چڑہیا پوہ رت سیت دی ٹھر یا کل جہان
بہار برہون سی قادری میری جاں پران

چڑہیا پوہ تے پالا کڑکے	میرے سینہ بھانبڑ بھڑکے
برہون اولڑی کروت دہڑکے	جیودی پیڑ زے پیڑ زے کرکے
بہلا ہو یا جیود تا ساڑ	جیوڑا سی کوئی دکہ ندی دا ٹھارا کس چہ سارڑیا
میرے سرتہون لتہے بہار	برہون تہون مین لکھ لکھ وار مین بلہاریا

دوہرہ

انبوا مولے ماگھ مین جو آئی رت بہار
ہم تب مولین قادری جو مین گہرا وے یار

چڑہیا ماگھ تے ریت مناوان	ماگھی گہاٹے پریم دی نہاوان
میل دوئی کی دلون اٹہاوان	تامین درشن پیا کا پاوان درس نیناین

آیا پہاگن لمیلیا
واہ واہ میری جاگے بہاگ
سب سیان رل گاون راگ
ٹوٹے گاون
مین ہن پایا چہوڑ بیہاگ
غوث الاعظم پیاریان سنیان
نور احمد شاہ تارن ہارا
مین قربان اس پیر ہمارا
اس تہون لکھ وارا بیلٹہہ ہویان

بارہ ماہ
تمام شد

کن حق حق

ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ طیبہ حضرات قادریہ عالیہ قدس اللہ اسرارہم

بنام اوسکے کہ ایک ہی اسم و نشان سے — منزہ ہے اشارت اور بیان سے
زہی بے صفت و نشان ہر صفت و نشان ہے — زہی بیرنگ ہر رنگ مین عیان ہے
زہی اول کہ ہے وہ عین آخر — زہی باطن کہ ہے وہ عین ظاہر
زہی ظاہر کہ ہے عین مظاہر — بصفتی خاص ہر مظہر مین ظاہر
ولے مظہر تمامی شان کامل — نہین کوئی بجز انسان کامل
محمدؐ کا ہے نام انسان کامل — محمدؐ جامع ہر شان کامل
جناب ذو العلا حضرت محمدؐ — حبیب کبریا حضرت محمدؐ
نبوت اور رسالت مین ہے یکتا — ولائت مین نہین کوئی اوسکا ہمتا
محمدؐ علت غائی ظہور ہے — محمدؐ سراسر اللہ کا نور ہے
تمامی انبیا کو فیض اونسے — تمامی اولیا کو فیض اونسے

امام دین زین العابدین ہے
محمدؐ باقر ہے میر ولایت
کہ ہے وہ آفتاب اوج ہدایت
محمدؐ جعفر عالم علم نبوی
کہ تھا موصوف خلق و علم نبوی
امامت اور ولایت مین

شریعت اور طریقت کے نگہدار — حقیقت اور معارف سے خبردار
معلے شان حضرت خواجہ جنید — کہ فارغ دل ہے وہ از خوف و امید
سرامد زمرۂ تجرید و تفرید — ہیرا بالائے منبر خطبہ توحید
جناب شیخ شبلی حامی دین — وہ تاج عارفان اہل تمکین
جناب بو الفضل نور علی نور — ہے عبد الواحد اوسکا نام مشہور
محمد یوسف ہے از شہر طرطوس — ملایک عرش ہین اونکی قدمبوس
ابو الحسن قریشی شمع دین ہے — وہ دین احمدی کے زیب زین ہے
امیر شرع سلطان طریقت — مہ تابندہ بر اوج حقیقت
وہ حامی خاص دین احمدی ہے — کہ نامش بو سعید مخزومی ہے
زہے ذاتی کہ محبوب خدا ہے — کہون کیا وصف بس وہ ذو العلا ہے
وہ نائب ہے جناب مصطفے کا — وہ وارث ہے جناب مرتضے کا
سراج خاندان آل سبطین — شگفتہ تر گل گلزار حسنین
جناب شاہ شاہان غوث اعظم — مددگار مریدان در دو عالم
سرور سینہ حضرت غوث اعظم — وہ نور العین حضرت قطب عالم
شہ عبد الرزاق ہے نام نامی — جناب اوسکی کی ہے سب کو غلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ قادری کی زیب و تزئین — ابوالفرج محمد فاضل الدین

سرآمد زمرۂ اصحاب تحقیق — سروسر دفتر ارباب تدقیق

دکھاتے تھے عیان انوار تنزیہ — طلبگاران کو در اطوار تشبیہ

غلام قادر اونکا نام مشہور — زہے سرچشمۂ نور علی نور

فروزان آفتاب قادریہ — چراغ خاندان فاضلیہ

جناب شہ غلام غوث اعظم — معلیٰ ہے معظم ہے نام

شریعت اور طریقت کی ہین ناظم — حقیقت کی فلک پر نیر اعظم

سروسر حلقۂ اہل وصول ہے — قلندر لقب نام عبد الرسول ہے

جناب ذات پاک نور احمد — قبول خاص حق منظور احمد

یگانہ تھے وہ در تحقیق و توحید — وہ بے ہمتا تھے در تجرید و تفرید

دکھاوے اوسنے معنی بیچ صورت — اور کثرت مین عیان انوار وحدت

دل و جان سے ہین درگاہ سامی — غلام محی الدین کو ہے غلامی

الٰہی اپنی رحمت اور کرم سے — مجھے بیفکر کر ہر فکر و غم سے

شریعت سی مجھے وہ بہرہ مندی — طریقت مین عطا کر سربلندی

حقیقت سی بخوبی بہرہ ور کر — بنور معرفت روشن نظر کر

گر تو چاہتا ہے جو دل چھو دل ہی میں کہنا
آپ ہی ہو آپ سے میان عرفان حق پایا

وسیلہ کبریا حضرت امیر المومنین حیدر
ہی مصطفیٰ حضرت امیر المومنین حیدر
ہدایت کے فلک پر
امام اولیا حضرت امیر المومنین حیدر
کیا روشن جہان اندر چراغ دین لو کو

نور نور غوث اعظم آنکه عبد الرزاق	شاه شرف الدین سید محرم اسرار مست
مست شد عبد الوہاب ہم بہاؤ الدین مست	شاه عقیل ہم مست شمس الدین شه و سوار مست
مست شد حضرت گدا رحمان و شمس الدین گدا	شاه فضیل آن جامی ہر کسی ہزار مست
شاه کمال الدین سید کیتهلی سرمست بود	حضرت شاه سکندر زان مئی گلنار مست
شیخ طاہر بندگی سرمست زان مئی صاف	ہم جناب بو محمد جامی ہر کار مست
ساقی مستان وحدت شاه محمد افضل است	شاه محمد فاضل الدین قافله سالار مست
آفتاب اوج حقیقت کاشف اسرار غیب	حضرت شاه غلام قادر ست ہشیار مست
حضرت شاه غلام غوث ہم سرمست بود	حضرت عبد الرسول آن صوفی ہشیار مست
نور احمد ساقی میخانہ توحید بود	از طفیلش اند این عالم شدند بیدار مست
عارف کامل محقق شاه غلام محی الدین	ہر کہ در خدمت رسد باشند یک دیدار مست

تمام شد

غزلیات متفرقات جو بعد چھپنے چھاپنے دیوان بار اول کے
زبان فیض ترجمان حضرت عالیجناب پیر دستگیر سے تالیف
ہوئیں درج ذیل کیجاتی ہیں

مستانہ کیا ساقی نے پیمانہ پلا کے	اپنا کیا کونین سے بیگانہ بنا کے

[illegible]

مناجات شریف [illegible] جناب غلام [illegible] خان [illegible]

کے بیاس تعظیماً و تبرکاً درج کیا گیا ہے

سب کچھ ہو نور محمد کا	سب کچھ ہو نور محمد کا	سب ہیچ ظہور محمد کا	سب کچھ ہو نور محمد کا
وہ منشا سب [illegible] کا ہے	وہ مصدر کل اشیا کا ہے	وہ سر ظہور و خفا کا ہے	سب کچھ ہو نور محمد کا
وہ نقطہ علم ازل کا ہے	وہ سر اول کا اول ہے	وہ ہر مجمل کا مجمل ہے	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں اسم صفت [illegible]	کہیں اسم و صفت [illegible]	کہیں [illegible] کہیں [illegible] ہے	سب کچھ ہو نور محمد کا
وہ غیب سے عیاں ہوا	کہیں علم [illegible] ہوا	کہیں مظہر [illegible] ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
وہ باطن [illegible] ہوا	وہ ظاہر [illegible] ہوا	وہ ناظر ہو منظور ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں [illegible] شان کہایا ہے	کہیں جسم [illegible] آیا ہے	کہیں حسن و جمال کہایا ہے	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں آدم ہو مسجود ہوا	[illegible] ہوا	کہیں ہو کر نوح [illegible] ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں [illegible] ہوا	کہیں صادق [illegible]	[illegible] آپ [illegible] ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں یوسف ہو محبوب ہوا	کہیں عاشق ہو یعقوب ہوا	کہیں صابر ہو ایوب ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں موسیٰ ہو کلیم ہوا	[illegible] قدیم علیم ہوا	کہیں ہارون [illegible] ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا
کہیں نور ہوا کہیں [illegible] ہوا	کہیں [illegible] کو محمود ہوا	کہیں [illegible] ہوا	سب کچھ ہو نور محمد کا

نعت شریف

[illegible]

تمام

انتخاب و نظم (?)

[illegible]

تاریخ وفات حضرت آیات صاحب برکات میاں غلام محی الدین صاحب قدس اللہ سرہٗ

تالیف طبع بیمعانی سید غلام نبی شاہ صاحب تخلص حسینی لدھیانوی

آه افسوس آن جناب شاه اقلیم بقا — بود مشہور جہان نام و نشان قادری
ماه رمضان بود کز دنیا بدون رحلت نمود — پر شده اندر جہان اوج فغان قادری
بیار شده ماه محرم ہمہ دل خدام او — کرد نہان روی خود فیضان و شان قادری
در دل زار حسینی آمد از روی الم — سال او زیب حریم خاندان قادری

تاریخ از کمترین معتقدان شیخ احمد بخش ایڈیٹر و پیر و پریٹر اخبار قیصری جالندھر

چو دیوان جناب رہبر کل — غلام محی الدین پیر جہانی
مکرر طبع گردید است حالا — بحسن اہتمام و جانفشانی
بگو بے روی منت سال طبعش — کتاب مرشد سر نہانی

تاریخ طبع از خلیفہ احمد بخش مدرس اول مدرسہ گورنمنٹ لوور سکول جالندھر

یہ دیوان جناب قادری ہے — ہر اک ہے جس میں سب سر نہاں کا
دوبارہ قیصری مطبع میں احمد — ہوا چھپکر جو مطبوع جہاں کا
لکھی تاریخ مینے بے سر جہد — چھپا ہے واہ وا تحفہ جہاں کا
۱۳۰۳

واضح ہو کہ نسخہ جات عجیب غریب الموسوم بہ دیوان قادری معہ سحر حلی و بابے نامہ و بارہ ماسہ و ہردو شجرہ شریف مصنفہ حضرت پیر و دستگیر جناب غلام محی الدین صاحب تخلص بہ قادری معہ مناقب شریف حضرت غلام قادر شاہ صاحب بٹالوی سنہ ۱۳۰۳ ہجری در مطبع قیصری جالندھر شہر مطبوع گردید +

اطلاع - عام مطلع کیجاتا ہے کہ اس تصانیف کے چھاپنے کی غرض کر کوئی باجازت اور کوئی صاحب قصد چھاپنے کا بدون اجازت نہ کرے ورنہ امید مناقع بر نقصان ادا ہوگا + احمد بخش مہتمم مطبع قیصری

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

جامعہ عثمانیہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہ لکھنا چاہئے [illegible]

۵۔ [illegible] فقط